www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ [سورۂ قمر:۱۶]

اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

قرآن کا پیغام

QUR'AAN KA PAIGAAM

(۲)

پہلا ایڈیشن

ماہِ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ مطابق ماہِ مئی ۲۰۱۶ء

دینیات
DEENIYAT

مرتب
اھم چیریٹیبل ٹرسٹ

Compiler
Ahem Charitable Trust

249, Bellasis Road,
Near Mumbai Central,
Mumbai 400008.

Tel : 022 23051111
Fax: 022 23051144

info@deeniyat.com
www.deeniyat.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جس کی بدولت ذلیل ورسوا انسانوں کو عزت ملی، اس میں غور وفکر کرنے والوں کو ہدایت ملی، اس کی تلاوت کرنے والوں کو چین وسکون ملا، اس پر عمل کرنے والوں کو کامیابی کا پروانہ ملا۔ یہ انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والی، بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھانے والی اور بچھڑے ہوؤں کو اللہ سے ملانے والی کتاب ہے۔ اس کے فضائل اور فوائد بے شمار ہیں۔ اس جیسا کلام آج تک نہ کوئی لاسکا ہے اور نہ قیامت تک لاسکے گا۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم ایسا سفارشی ہے کہ جس کی سفارش قبول کی جائے، بندوں کی بخشش کے لیے ایسی کوشش کرنے والا ہے کہ جس کی کوشش قبول کی جائے۔ جو اُس کو اپنا امام اور رہبر بنائے گا، اس کو وہ جنت میں لے جائے گا اور اس پر عمل نہ کرنے والے کو جہنم کی طرف لے جائے گا۔

[شعب الایمان: ۲۰۱۰ عن جابر رضی اللہ عنہ]

قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو، وہ تمہارے لیے زمین پر ہدایت کا نور ہے اور آخرت کے لیے ذخیرہ ہے۔ [معجم صغیر: ۹۴۹ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

چوں کہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے، اس لیے اُمت کا بڑا طبقہ اُس کی تعلیمات سے دور اور بے خبر ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے اسلاف نے اُمت کے اس طبقے کو قرآنی ہدایات اور ربانی تعلیمات سے واقف کرانے کی غرض سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا۔ اُس کی مختصر اور بڑی بڑی تفسیریں لکھیں اور اُس کے علوم ومعارف کو لوگوں تک پہنچانے کی کوششیں فرمائیں، اس کے باوجود شدت سے اس بات کا تقاضا تھا کہ انتہائی مختصر وقت میں قرآن کریم کے پیغام اور اس کی تعلیمات کا ایک ایسا حسین گلدستہ تیار کیا جائے، جس کے ذریعے قرآن کریم کے مطالبے اور تقاضوں کا اچھی طرح علم ہو جائے اور اُن کے اندر عمل کرنے کا احساس اور جذبہ پیدا ہو جائے۔ چناں چہ ''ادارۂ دینیات'' اللہ کی توفیق سے ''قرآن کا پیغام'' نامی کتاب کا دوسرا حصہ امت محمدیہ کے سامنے مختلف زبانوں میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کتاب میں مختلف اخلاقی واصلاحی عنوانات کے تحت منتخب قرآنی آیات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ..........

- وہ قرآن کے اس پیغام کو سمجھ کر عمل کرنے اور کسی معتبر عالم دین کی رہنمائی میں مکمل قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔
- اس مختصر کتاب میں قرآن کریم کے ہر پارے کے ایک ایک پاؤ کو لے کر اس کے چند مضامین پر روشنی ڈالی گئی۔
- ایک صفحے پر ہر پارے کے چار پاؤ کے مضامین درج کیے گئے ہیں، تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اس صفحے میں سے ہر پارے کا پاؤ حصہ پڑھ کر سنایا جاسکتا ہے، جس کے لیے صرف ۲ رمنٹ درکار ہیں۔
- تراویح وتر کے بعد ایک رسوا پارے کی ترتیب کے اعتبار سے ایک صفحہ اور پاؤ صفحہ پڑھ کر سنایا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ آپ ۱۰ رمنٹ کے اندر قرآن کریم کے اس اہم پیغام کو سننے کی سعادت حاصل کرلیں گے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے، لہٰذا ہر سال ترتیب وار رمضان المبارک میں سنانے کا معمول بنائیں۔
- قرآن کے پیغام کو عام کرنے کے جذبے کے پیش نظر مساجد میں، اسکول کی اسمبلی میں اور گھروں میں اجتماعی طور پر پڑھنے کا معمول بنائیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرما کر عوام وخواص کے لیے نفع بخش اور ہمارے لیے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ [آمین یارب العالمین]

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر پہلا پاؤ حصہ) سورۂ فاتحہ کی آیت نمبر: ۴ر میں یہ ہدایت دی گئی: اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسی سے مدد طلب کرو

اللہ تعالیٰ نے جنات و انسان اور ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کی پرورش و روزی کا انتظام فرمایا اور انھیں ہر حال میں اپنی عبادت اور اپنی ذاتِ عالی سے مدد طلب کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے بندوں کو سکھایا کہ کہیں: اے ہمارے خالق و مالک! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، اس لیے کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور نہ تیرے علاوہ کوئی کسی کی مدد کرسکتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۱/۲۲ر میں یہ پیغام دیا گیا: انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا ہے: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا فرمایا اور زندہ رہنے کے لیے انھیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی۔ رہنے سہنے کے لیے زمین بنائی اور آسمان سے بارش برسا کر کھانے پینے کے لیے غلے، ترکاریاں اور مختلف قسم کے پھل پیدا فرمائے۔ اتنی ساری نعمتوں کا تذکرہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے لہٰذا صرف میری عبادت کرو اور شرک سے بچو کیوں کہ شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۴۸ر میں یہ تعلیم دی گئی: قیامت کے دن انسان کے اچھے عمل ہی کام آئیں گے

یہودیوں کا کہنا تھا کہ ہم چاہے کیسے ہی گناہ کریں ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ہمارے باپ دادا پیغمبر تھے۔ وہ سفارش کر کے ہمیں بخشوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے باطل خیالات کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن نہ کوئی کسی کے کام آئے گا اور نہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کی سفارش کر سکے گا، اور نہ کسی قسم کا ہدیہ قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی مجرم کو زبردستی چھڑا سکے گا۔ قیامت کے دن انسان کے اچھے عمل ہی کام آئیں گے۔ لہٰذا آخرت کی کامیابی کے لیے ہمیں نیک اعمال کرتے رہنا چاہیے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۶۱ر سے معلوم ہوا: اللہ کی نافرمانی دنیا میں ذلت اور لعنت کا سبب ہے: بنی اسرائیل دو بڑے گناہوں میں مبتلا تھے۔ ① وہ اللہ کے حکموں پر خوشی سے عمل نہیں کرتے تھے بلکہ بلاوجہ اعتراض کرنے اور بال کی کھال نکالنے میں لگے رہتے۔ ② اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیاء بھیجے مگر انہوں نے بعض پر بہتان لگائے اور بعض کو قتل کیا۔ غرض اللہ کی نافرمانی، انبیاء کے قتل اور مسلسل نعمتوں کی ناشکری کے سبب یہ قوم دنیا میں ذلیل وخوار اور اللہ کی لعنت و غضب کی مستحق بن گئی۔ بنی اسرائیل کے انجام سے سبق حاصل کر کے ہمیں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ اور ناشکری و نافرمانی کے وبال سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۸۵ر میں یہ پیغام دیا گیا: اپنی مرضی کے مطابق شریعت پر عمل کرنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے: اللہ تعالیٰ نے یہود کو تین اہم باتوں کا حکم دیا تھا ① آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا ② ایک دوسرے کو وطن سے نہ نکالنا ③ اگر تمہارا کوئی آدمی دشمن کے ہاتھوں قید ہو جائے تو فدیہ دے کر چھڑا لینا۔ لیکن یہودیوں کا حال یہ تھا کہ اگر مقابلے کے وقت کوئی یہودی دشمن کے ہاتھوں قید ہو جاتا تو سارے یہودی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمہاری اعلیٰ درجے کی بے وقوفی ہے کہ اپنے بھائیوں کو قتل کرنے اور ان کو گھروں سے نکالنے کو تو جائز سمجھتے ہو اور ان کے قید ہونے کی صورت میں فدیہ دے کر چھڑانا ضروری سمجھتے ہو۔ خلاصہ یہ کہ تم نفسانی خواہش کے مطابق شریعت کے بعض حکموں پر عمل کرتے ہو اور بعض کو ٹھکرا دیتے ہو۔ اس طرح اپنے مزاج وطبیعت کے مطابق شریعت پر عمل کرنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۰۲ر سے یہ سبق ملا: جادو ٹونا کرنا ناجائز اور حرام ہے: سحر اور جادو ٹونا کرنا جس طرح اسلام میں ناجائز اور حرام ہے اسی طرح یہود کے یہاں بھی شرعاً ناجائز تھا، اس کے باوجود یہود اقتدار کی ہوس میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے سلطنت چھیننے اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے جادو سیکھنے لگے اور اس پر عمل کرنے لگے، نیز حضرت سلیمان علیہ السلام کو جادوگر قرار دے کر ان کے بارے میں یہ مشہور کر دیا کہ معاذ اللہ انہوں نے آخری عمر میں بتوں کو پوجنا شروع کر دیا تھا، جب انبیاء علیہم السلام اور دوسرے نیک لوگ انہیں جادو سے منع کرتے تو وہ کسی کی بات نہیں سنتے تھے اور جادو سیکھ کر میاں بیوی کے درمیان جدائی پیدا کر دیتے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر ان لوگوں نے جادوگروں کی چال بازیوں کو معجزے سمجھ کر انہیں اپنا دینی پیشوا بنا لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کی ان بداعمالیوں اور مشرکانہ عمل کا تذکرہ کر کے امت محمدیہ کو متنبہ فرمایا کہ جادو بہت بری چیز ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں اور آخرت کا نقصان اٹھایا اللہ تعالیٰ ہم سب کی جادو ٹونے اور ہر طرح کے سفلی عمل سے حفاظت فرمائے۔ آمین

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۲۵ر سے یہ سبق ملا: بیت اللہ کی تعظیم کرو اور اس کو ہر طرح کی گندگیوں سے پاک صاف رکھو: اس روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا سب سے پہلا گھر بیت اللہ ہے، جو مکہ مکرمہ میں واقع ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی عظمت عطا فرمائی ہے۔ اس کے چاروں طرف بنی عمارت مسجد حرام ہے اور اس کے اردگرد وسیع علاقے کو حرم کہتے ہیں۔ جس میں نہ کسی انسان کو قتل کیا جا سکتا ہے، نہ شدید دفاعی ضرورت کے بغیر جنگ کرنا جائز ہے، نہ کسی جانور کا شکار کرنا حلال ہے، نہ کسی گھاس و پودے کو اکھاڑنے کی اجازت ہے اور نہ کسی جانور کو قید کیا جا سکتا ہے، اس طرح یہ انسانوں ہی کے لیے نہیں بلکہ حیوانات و نباتات کے لیے بھی امن کی جگہ ہے۔ اس لیے وہاں رہنے والے ہر مسلمان پر اس کو ظاہری اور باطنی گندگیوں سے پاک صاف رکھنا فرض ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۲۷ر تا ۱۲۹ر میں یہ پیغام دیا گیا: نیک کام کرنے کے بعد اس کی قبولیت کی دعا کرنی چاہیے: بیت اللہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے چلی آ رہی ہے۔ مگر طویل زمانہ گذرنے کی وجہ سے یہ عمارت خستہ ہو کر ختم ہو گئی تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعے بیت اللہ کو پرانی بنیادوں پر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر اس کی تعمیر کی اور تعمیر کے دوران بڑی عاجزی کے ساتھ اس عمل کی قبولیت کی دعا بھی کرتے رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس عمل سے ہمیں یہ نصیحت ملتی ہے کہ ہر نیک کام اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہیے اور اس پر فخر کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس کی قبولیت کی دعا کرنی چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۶۸ میں یہ حکم دیا گیا: حلال کھاؤ حرام سے بچو: جب مسلمانوں کے لیے بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ قبلہ مقرر کر دیا گیا اور یہود و نصاریٰ قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض کرنے لگے، تو مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ ہر مذہب کے لوگوں نے اپنے قبلے الگ الگ بنا رکھے ہیں۔ ان سب کو ایک قبلہ پر جمع کرنا تمہارے لیے ممکن نہیں۔ لہٰذا اس بحث میں پڑنے کے بجائے اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ اور بھلے کام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اس سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ انسان کو بے مقصد کاموں میں اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے آخرت کی کامیابی کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے چاہیے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۷۴ میں یہ پیغام دیا گیا: شریعت کے احکام چھپانے کی سزا بڑی دردناک ہے: علمائے یہود توریت کے احکام چھپانے اور دنیا حاصل کرنے کے لیے اس کے احکام بدلنے کے جرم میں مبتلا تھے۔ ان کو توجہ دلائی گئی کہ تم حقیر و ذلیل مال کے لیے جو حرکتیں کرتے ہو، آخرت میں اس کا انجام بہت برا ہوگا۔ آج دنیا میں تم شریعت کے احکام چھپا کر ناجائز کمائی سے اپنا پیٹ بھر رہے ہو۔ لیکن قیامت کے دن یہ غذا دوزخ کے انگاروں کی شکل میں تمہارے پیٹوں کا ایندھن بنے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض ہوگا کہ مہربانی کے ساتھ نہ تم سے بات کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک صاف کرے گا اور تمھیں دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی تعلیمات کو چھپانے اور اس کے احکام بدلنے کے جرم عظیم سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۸۳/۱۸۴ میں یہ ہدایت دی گئی: روزہ رکھنا فرض ہے، اس سے تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ نے روزے کی فرضیت، حکمت و مصلحت اور بعض ضروری احکام بیان فرمائے ہیں۔ ① روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر پورے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں۔ ان کا چھوڑنے والا سخت گنہگار ہے۔ ② روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ ③ روزہ کا مقصد انسان کے اندر تقویٰ و پرہیزگاری، روح کی پاکیزگی اور عبادت و بندگی کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ ④ شرعی مسافر اور بیمار کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر دوسرے دنوں میں اس کی قضا لازم ہے۔ ⑤ روزہ کا فدیہ ایک فقیر کو کھانا کھلانے کے برابر پونے دو کلو گیہوں ہے۔ ⑥ اگر کوئی مسافر اور بیمار ان رعایتوں کے باوجود رمضان شریف کا روزہ رکھے تو اجر و ثواب کے لحاظ سے اس کے حق میں بہت بہتر ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۱۸۸ میں یہ سبق دیا گیا: غلط طریقے سے کسی کا مال کھانا جائز نہیں ہے: انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے کی وجہ سے بہت سی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے، اس لیے لین دین کرتے وقت ناجائز طریقے سے کسی کا مال ہڑپ نہیں کرنا چاہیے۔ ایک مسلمان کے لیے دھوکا بازی، لوٹ کھسوٹ، رشوت و چوری، جھوٹی گواہی، امانت میں خیانت، ظلم و زیادتی اور حکام تک رسائی حاصل کر کے باطل طریقوں سے کسی کا مال کھانا جائز نہیں ہے، ایسا کرنا بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۱۶ میں یہ بتایا گیا: بھلے برے کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے: انسان اپنے محدود علم و تجربہ کی بنیاد پر کسی چیز کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ دین و دنیا کے لحاظ سے وہ اس کے لیے خیر کا سبب ہوتی ہے اور کبھی کسی چیز کو پسند کرتا ہے مگر انجام کے اعتبار سے وہ اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے، کیونکہ انسان کو اپنے بھلے برے کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اس لیے عقل مند شخص وہ ہے جو اللہ کی ذات، اس کے علم اور بتائی ہوئی باتوں پر پورا پورا یقین اور بھروسہ کرے اور خیر و شر کے بارے میں اس کے ہر فیصلے کو دل و جان سے قبول کرے، اسی میں اس کے دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۲۳ میں یہ ہدایت دی گئی: میاں بیوی چند باتوں کا خیال رکھیں: اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے خصوصی ملاپ کے بارے میں چند حقائق بیان فرمائے ہیں۔

① جس طرح کسان اپنی کھیتی کو بڑی دولت سمجھ کر عزیز رکھتا ہے اور ہر طرح کے نقصان سے اس کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو محبوب اور عزیز ترین دولت سمجھ کر اس کی حفاظت کرے اور اس کی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ ② میاں بیوی کا ملاپ صرف لذت اور خواہش پوری کرنے کے لیے نہ ہو بلکہ اس کا اصل مقصد اولاد کا حاصل کرنا ہو۔ ③ شریعت نے جس مقام میں صحبت کرنے کی اجازت دی ہے اس کو چھوڑ کر خلاف فطرت مقام میں اپنی خواہش کو پورا کرنا ناجائز و حرام ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۳۸ میں یہ درس دیا گیا: پانچوں وقت کی نماز فرض ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہے۔ اور وقت کی پابندی کے ساتھ نمازوں کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور چونکہ عصر کا وقت کام کاج اور کاروباری مصروفیت کا ہوتا ہے، اس لیے خاص طور پر عصر کی نماز کا اہتمام اور ساتھ ہی نہایت سکون و وقار اور حضور قلب کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۴۵ میں یہ بتایا گیا: دینی کاموں میں خرچ کرنے کی بڑی فضیلت ہے: اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سربلندی کے لیے دینی کاموں میں خرچ کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے کو قرض حسن قرار دیا ہے کہ جس طرح ایک شریف آدمی ضرورت کے وقت قرض لیتا ہے اور پھر وعدے کے مطابق قرض دار کو واپس کر دیتا ہے، اسی طرح جو شخص اللہ کی رضا اور اخلاص کے ساتھ دینی کاموں میں خرچ کرتا ہے اور ضرورت مندوں کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے مال میں وسعت، خیر و برکت عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے بدلے کئی گنا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۵۹ر میں یہ خبر دی گئی: اللہ تعالیٰ نے سو سال کے بعد پوری بستی کو دوبارہ زندہ کیا: بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو بری طرح برباد کر دیا تھا، جب حضرت عزیر علیہ السلام کا وہاں سے گذر ہوا تو اس کی تباہی کو دیکھ کر افسوس سے کہنے لگے کہ اس گئی گذری بستی کو اللہ تعالیٰ دوبارہ کیسے زندہ کرے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کے لیے حضرت عزیر علیہ السلام پر موت طاری کر دی، ان کی سواری کا گدھا بھی مر گیا، اس کی ہڈیاں گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہو گئی، سو سال بعد انھیں زندہ کر کے اللہ تعالیٰ نے سوال کیا کہ تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ تو ڈھلتے سورج کو دیکھ کر کہنے لگے: ایک دن یا اس سے بھی کم ٹھہرا ہوں گا تو انھیں حقیقت حال سے آگاہ کیا اور گدھے کی بوسیدہ ہڈیوں کو جوڑ کر ان کے سامنے زندہ کیا۔ اتنی طویل مدت میں ان کے کھانے پینے کی چیزیں بھی خراب نہیں ہوئیں اور وہ بستی بھی دوبارہ آباد ہو چکی تھی۔ یہ سب حالات دیکھنے کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام کہنے لگے کہ میرے یقین میں اور اضافہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۷۳ر میں یہ درس دیا گیا: علم دین میں مشغول لوگوں کا ہر طرح سے تعاون کرنا چاہیے: مسجد نبوی سے متصل ایک چبوترہ ہے، جس کو صُفّہ کہا جاتا ہے اور وہاں رہ کر علم دین حاصل کرنے والے خوش نصیب صحابہ کو اصحاب صفہ کہتے ہیں۔ ہمہ وقت علم میں مشغول رہنے کی وجہ سے ان کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں تھا، وہ حضرات فقر و فاقہ اور بھوک پیاس کی شدت کے باوجود کسی سے اپنی ضرورت کا سوال نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مخلص و خوددار صحابہ کی ذاتی ضرورت و مالی مدد کرنے کا مالدار صحابہ کو حکم دیا۔ آج بھی جو لوگ اللہ کی راہ میں قربانی دینے اور علم دین سیکھنے سکھانے میں مشغول ہیں، ان کی ہر طرح سے خدمت اور تعاون کرنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۷۶ر میں یہ اہم بات بتائی گئی: سود کی وجہ سے نقصان اور صدقے کی وجہ سے فائدہ ہوتا ہے: ① اللہ تعالیٰ انجام کے طور پر سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ ② سود کی وجہ سے معاشرے میں نفرت و عداوت پیدا ہوتی ہے اور صدقات و خیرات سے بھائی چارگی و ہمدردی کی فضا قائم ہوتی۔ ③ سود خور اللہ کا ناشکرا اور بڑا گنہگار ہوتا ہے، جب کہ صدقہ کرنے والا سخی اور اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ ④ سود خور آخرت میں عذاب کا مستحق اور صدقہ و خیرات کرنے والا اجر عظیم کا مستحق ہوتا ہے۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر: ۱۶ر ۱۷ر سے معلوم ہوا: متقیوں کی صفات یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی چند صفات بیان فرمائی ہیں۔ ① یہ لوگ اپنی عبادت اور پرہیز گاری پر فخر کرنے کے بجائے عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی اور جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ ② یہ لوگ مصیبتوں پر صبر اور اللہ سے استقامت کی دعا کرتے ہیں۔ ③ یہ لوگ دل و زبان کے سچے اور معاملے کے کھرے ہوتے ہیں۔ ④ گناہوں سے پرہیز اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر جمے رہتے ہیں۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال کو خیر کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ ⑥ اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی یہ صفات پیدا فرمائے۔ (آمین)

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر: ۳۸ر میں یہ اہم پیغام دیا گیا: اولاد اللہ ہی سے مانگو: حضرت زکریا علیہ السلام اپنی قوم کی بے دینی اور علم نبوت کی ناقدری کو دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے رہتے کہ میرے بعد میری قوم علم نبوت سے محروم ہو جائے گی۔ انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر سوچا کہ جو خدا مریم کو بے موسم پھل دے سکتا ہے، وہ مجھے بڑھاپے میں اولاد کیوں نہیں دے سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرما کر یحییٰ علیہ السلام کی شکل میں نیک و صالح فرزند عطا فرمایا اور ان کی نسل میں علم نبوت کو جاری کر دیا۔ دیکھیے! اللہ کے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام بڑھاپے کے باوجود اولاد کا سوال اللہ ہی سے کرتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو بھی اولاد اور اپنی ہر ضرورت کا سوال اللہ ہی سے کرنا چاہیے۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر: ۴۹ر میں یہ بتایا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی معجزے عطا فرمائے تھے: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی معجزے عطا فرمائے۔ ① اللہ کے حکم سے مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارتے تو وہ پرندے اڑنے لگتے تھے۔ ② وہ اندھے اور کوڑھی کے اوپر ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ کے حکم سے تندرست ہو جاتے۔ ③ وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے۔ ④ لوگ اپنے گھروں میں جو کھانا وغیرہ کھاتے یا جن چیزوں کا ذخیرہ کرتے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام انھیں اس کی اطلاع کر دیا کرتے تھے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر: ۵۵ر میں یہ خبر دی گئی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں: جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کا ناپاک منصوبہ بنایا، تو اللہ تعالیٰ نے حفاظت کے لیے انھیں آسمان پر زندہ اٹھا لیا اور گرفتار کرنے والوں میں سے ایک شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا اور مخالفوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر اسے سولی پر چڑھا دیا۔ چنانچہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کر کے دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر: ۸۵ر سے یہ اہم بات معلوم ہوئی: اسلام ہی پسندیدہ دین ہے: اسلام اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کا نام ہے۔ یہی تمام انبیاء کا دین ہے اور اسلام ہی تمام کائنات کا دین ہے۔ انبیائے کرام اپنی قوموں کو اسی دین کی دعوت دیتے چلے آئے ہیں۔ اور اب آخر میں اسی دین کی دعوت لے کر حضرت محمد ﷺ تمہارے پاس آئے ہے۔ اگر آخرت کی کامیابی چاہتے ہو تو بہ خوشی اس دین کو قبول کر لو کیونکہ اسلام ہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے، اس کے یہاں اسلام کے علاوہ اور کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۴ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۰۵ر میں یہ تعلیم دی گئی: فرقہ بندی سے بچو: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور اتفاق واتحاد سے رہنے اور فرقہ بندی واختلاف سے بچنے کا حکم دے کر فرمایا کہ تمہاری قوت اور دشمن کے مقابلے میں کامیابی کا راز اتفاق واتحاد میں پوشیدہ ہے۔ جب تک تم متحد ومتفق رہوگے، اللہ کی رحمت ونصرت تمہارے قدم چومتی رہے گی اور دشمن تمہارے اوپر غالب نہیں آئے گا، اس لیے اللہ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرو، ورنہ دنیا کے خزانے خرچ کرنے کے بعد بھی تم اتفاق و اتحاد کی دولت کو حاصل نہیں کرسکتے۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۱۰ر سے یہ اہم بات معلوم ہوئی: اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو پوری انسانیت کی ہدایت کے لیے منتخب کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بہت ساری خصوصیات وخوبیوں سے نوازا ہے، ان میں سے ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ساری انسانیت کی ہدایت کے لیے منتخب کیا ہے، اس امت کا مقصدِ زندگی لوگوں کو بھلائی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص تم میں سے خیر امت میں شامل ہونا چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ اس کے شرائط پورے کرے، یعنی بھلائی کا حکم کرے، برائی سے روکے اور اللہ پر ایمان لانے کا جیسا حق ہے ویسا ہی ایمان لائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۴ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۵۹ر سے معلوم ہوا: مشورہ میں بڑی خیر و برکت ہے: اسلام میں مشورے کی بڑی اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مشورے میں بڑی خیر و برکت رکھی ہے، مشورے سے کیا ہوا فیصلہ گویا اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے، اس لیے مشورہ کرنے والا کبھی شرمندہ نہیں ہوتا، نفع ونقصان کی باتیں سامنے آجاتی ہیں، ایک دوسرے پر اعتماد بڑھتا ہے اور عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے معاملات میں مشورہ ضرور کرنا چاہیے اور طے شدہ بات کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے عمل کرنا چاہیے۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۶۴ر میں یہ بتایا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اہم ذمہ داریوں کے ساتھ بھیجا ہے: جب دنیا کفر وشرک اور ضلالت وگمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت پر احسان کرتے ہوئے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اہم ترین ذمہ داریاں دے کر دنیا میں بھیجا۔ ① لوگوں کو قرآن کریم پڑھ کر سنائیں تاکہ اس کے انوار وبرکات سے دلوں کی ظلمتیں دور ہوجائیں۔ ② اپنے فیضِ صحبت اور باطنی توجہ سے لوگوں کے دلوں کو کفر وشرک اور نفسانی خواہشوں سے پاک وصاف فرمائے۔ ③ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں اور جہاں سمجھنے میں کچھ مشکل پیش آئے اس کو واضح کردیں۔ ④ لوگوں کو حکمت ودانائی کی تعلیم دیں۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم ترین ذمے داریوں کے ذریعے عرب کی بگڑی ہوئی قوم کو دنیا کا ہادی اور معلم بنادیا۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۴ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۸۴ر میں یہ ہدایت دی گئی: مخالفین کی پروا کیے بغیر دین کی دعوت میں لگے رہیں: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مشرکین کے جھٹلانے پر آپ رنج وغم نہ کریں، کیوں کہ آپ سے پہلے رسولوں کو بھی ان کی قوموں نے صاف صاف معجزے دیکھنے کے باوجود جھٹلایا اور طرح طرح سے ان کو ستایا، اس لیے مخالفین کی پرواہ کیے بغیر دعوت کے کام میں لگے رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ اس میں داعی کے لیے یہ ہدایت ہے کہ مخالفین کی پروا کیے بغیر دین کی دعوت میں لگا رہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۸۵ر میں یہ پیغام دیا گیا: ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے: انسان دنیا میں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا چاہتا ہے اور ہر جائز وناجائز کام اور اچھی بری خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور ایمان کے تقاضے کے مطابق زندگی گزارنے سے جان چراتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کی عیش وعشرت دھوکے کا سامان ہے، اس کی ظاہری چمک دمک کو زندگی کا مقصد نہ بناؤ، کیوں کہ یہ زندگی ختم ہونے والی ہے اور ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ وہ انسان بڑا عقل مند ہے جو گناہوں سے پرہیز کرے اور اچھے اعمال کرکے جنت کی نعمتوں کا حق دار بن جائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۴ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ نساء کی آیت نمبر:۱۱ر تا ۱۴ر میں بتایا گیا: وارثوں کو ان کا حق دینا ضروری ہے: میت کے چھوڑے ہوئے مال کو میراث کہتے ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ بیواؤں، لڑکیوں اور نابالغ لڑکوں کو میراث سے محروم کردیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لڑکے، لڑکیوں، میاں بیوی، ماں باپ، بھائی اور بہنوں وغیرہ کو ملنے والی میراث کے بارے میں تفصیلی احکام بیان فرمائے اور حصہ دینے والوں کو جنت کی خوش خبری اور میراث سے محروم کرنے والوں کو جہنم کے عذاب کی دھمکی سنائی ہے۔

سورۂ نساء کی آیت نمبر:۱۷ر میں یہ پیغام دیا گیا: گناہ ہوجانے کی صورت میں سچی پکی توبہ کریں: جب بندہ جہالت ونادانی، شہوت وجذبات اور آخرت کی دائمی نعمت ولذت کو بھول کر دنیا کی ہنگامی لذت کی وجہ سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے پھر شرمندہ ہوکر اللہ کی بارگاہ میں سچی پکی توبہ کرلیتا ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے اور گناہ کو معاف کردیتا ہے۔ ہر مسلمان کو گناہوں سے بچنا چاہیے۔ اور اگر کبھی بھولے سے گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرلینا چاہیے۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۵ پہلا پاؤ حصہ) سورہ نساء کی آیت نمبر:۲۹/۳۰ سے پتہ چلا: **ناجائز تجارت کی سزا جہنم ہے:** اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جھوٹ، چوری، لوٹ کھسوٹ، جوا، سٹا، لاٹری اور ہر قسم کے ناجائز و باطل طریقوں سے ایک دوسرے کا مال کھانے سے منع فرمایا۔ آپس کی رضا مندی اور تجارت کے ذریعے حاصل کیے ہوئے مال کو جائز قرار دیا۔ ہم مسلمانوں کو ناجائز طریقوں سے لوگوں کا مال کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اور جائز تجارت کو اختیار کرنا اور فروغ دینا چاہیے۔ کیوں کہ ظلم وستم اور دھوکہ بازی کی سزا جہنم ہے۔

سورہ نساء کی آیت نمبر:۳۱ میں بتایا گیا: **کبیرہ گناہوں سے بچنے پر چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں:** اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے، وہ انھیں معمولی معمولی باتوں پر بخش دیتا ہے، اسی شفقت و مہربانی کے تحت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہوگے تو میں تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو خود ہی معاف کرتا رہوں گا۔ یہ اسی فضل و کرم کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وضو، نماز، صدقہ وخیرات اور دیگر اعمال صالحہ کے ذریعے صغیرہ گناہ معاف فرما کر اپنے بندوں کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

سورہ نساء کی آیت نمبر:۵۹ میں یہ ہدایت دی گئی: **شریعت کے دائرہ میں رہ کر امیر کی اتباع کرنا فرض ہے:** اگر امیر اللہ اور اس کے رسول کے حکم اور قرآن وسنت کے مطابق کسی کام کے کرنے کا حکم دے تو مسلمانوں پر اس کی اطاعت کرنا فرض ہے۔ اور اگر اس کا حکم قرآن وسنت کے خلاف ہے، تو اس کی اطاعت کرنا درست نہیں ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ امیر کے حکم کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں اگر شریعت کے مطابق ہے تو اس کی اتباع کریں اور خلاف ہے تو اس پر عمل نہ کریں۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۵ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ نساء کی آیت نمبر:۶۵ میں یہ ہدایت دی گئی: **حضور ﷺ کے فیصلوں پر راضی رہنا کامل ایمان کی علامت ہے:** اللہ تعالیٰ نے ایمان کی کسوٹی کا معیار بتایا کہ جو شخص حضور ﷺ کے فیصلوں پر دل وجان سے راضی رہتا ہے اور اس فیصلے پر اپنے دل میں کسی قسم کی کوئی تنگی محسوس نہیں کرتا ہے، وہ اللہ کا محبوب و پسندیدہ بندہ ہے اور یہ اس کے مومن کامل ہونے کی علامت ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت وسلامتی کے لیے اپنے مقدمات ومعاملات اور میراث وغیرہ کے مسائل میں دارالقضا اور شرعی عدالتوں کی طرف رجوع کریں اور مفتیان کرام کے فیصلوں کو دل وجان سے قبول کریں۔

سورہ نساء کی آیت نمبر:۸۰ میں بتایا گیا: **رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے:** اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایک اصول بتایا کہ اگر تم دنیا وآخرت میں حقیقی کامیابی چاہتے ہو تو میرے رسول محمد ﷺ کی اطاعت واتباع کرو۔ ان کی اطاعت درحقیقت میری اطاعت وخوش نودی کا ذریعہ ہے اور ان کی نافرمانی، میری نافرمانی وناراضگی اور آخرت میں سخت سزا کا سبب ہے۔

سورہ نساء کی آیت نمبر:۸۶ میں یہ ہدایت دی گئی: **سلام کا جواب بہتر انداز میں دو:** تمام قوموں کے لوگ ملاقات کے وقت کچھ نہ کچھ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ ملاقات کے وقت حیاک اللہ، صَباحُ الخیر، ومساء الخیر وغیرہ کہتے تھے۔ مگر اسلام نے سب سے بہتر اور جامع دعا کے کلمات سکھائے جو اللہ کے حضور ایک سفارش بھی ہے کہ ملاقات کے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر اپنے مسلمان بھائی کو سلامتی کی دعا دیا کرو۔ اس آیت میں سلام کا جواب دیتے وقت یہ ہدایت دی گئی کہ اگر کوئی مسلمان تم کو سلام کرتے وقت السلام علیکم یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے، تو تم اس سے بہتر انداز میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر اسے سلامتی اور رحمت کی دعا دیا کرو۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۵ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ نساء کی آیت نمبر:۱۰۳ سے معلوم ہوا: **نماز متعین وقت پر فرض ہے:** توحید ورسالت کے اقرار کے بعد نماز دین کا اہم ترین رکن ہے، اور ایسا فریضہ ہے کہ صحت وبیماری، خوف وامن کسی بھی حال میں معاف نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد وعورت پر نماز فرض فرمائی ہے، اور ہر نماز کا وقت بھی مقرر کیا ہے۔ اس لئے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھنا ضروری ہے بلا کسی عذر کے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا بڑا سخت گناہ ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سورہ نساء کی آیت نمبر:۱۱۲ میں یہ ہدایت دی گئی: **دوسروں پر الزام لگانے والے کو دوہرا عذاب ہوگا:** جس آدمی کے دل میں کفر ہو اور زبان سے کلمہ پڑھتا ہو اسے منافق کہتے ہیں۔ منافقین اپنے جرم کا دوسروں پر الزام لگا دیا کرتے تھے، چنانچہ ایک منافق نے حضرت رفاعہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی زرہ چرا کر ایک یہودی کے یہاں چھپادی، جب وہ زرہ یہودی کے یہاں ملی تو چوری کے جرم میں یہودی کا ہاتھ کاٹا جانے والا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اصل چور کا پتہ بتادیا اور اللہ تعالیٰ نے اصول بتایا کہ چوری کر کے دوسروں پر الزام لگانا بڑی خیانت اور گناہ کا کام ہے۔ ایسا شخص اللہ کی عنایتوں سے محروم اور قیامت کے دن دوہرے عذاب کا مستحق ہوگا۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۵ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ نساء کی آیت نمبر:۱۲۹ میں یہ حکم دیا گیا: **بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرو:** ① اگر کسی شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو سب کے حقوق پورے پورے ادا کرے۔ ② کھانے پینے اور رہائش کے بارے میں ان کے درمیان عدل وانصاف کرے۔ ③ سب بیویوں کے درمیان رات گزارنے میں برابری کرے۔ ④ کسی ایک بیوی کی طرف قلبی رجحان کی وجہ سے دوسری کو نظر انداز نہ کرے۔ ⑤ کسی نئی بیوی کی وجہ سے پرانی کو طلاق نہ دے۔ ⑥ کسی بیوی کو اپنا حق یا باری دوسری بیوی کے لئے ہبہ کرنا اگرچہ جائز ہے مگر دوبارہ مطالبہ کرنے پر اس کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ ⑦ اگر شوہر کی دلی محبت وقلبی رجحان کسی ایک بیوی کی طرف زیادہ ہو تو اللہ کی طرف سے اس پر پکڑ نہیں ہوگی۔

سورہ نساء کی آیت نمبر:۱۳۵ میں یہ تاکید کی گئی: **انصاف کرو اور سچی گواہی دو:** اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم مقدمات اور اختلاف کے موقعوں پر عدل وانصاف اور سچی گواہی سے کام لیا کرو۔ گواہی کے معاملے میں کسی بھی شخص کی رعایت نہ کیا کرو، چاہے یہ گواہی خود تمہارے یا تمھارے ماں باپ ورشتے داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کسی تعلق یا لالچ یا نفس کی خواہش کے تحت ظالم کی طرف داری کر کے مظلوم کو اس کے حق سے محروم کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۶ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ نساء کی آیت نمبر: ۱۴۹ میں یہ بتایا گیا: مظلوم ہونے کے باوجود اپنا حق معاف کر دینا حوصلہ کی بات ہے:

اللہ تعالیٰ نے اگرچہ مظلوم کو بدلہ لینے کا اختیار دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مظلوم ہونے کے باوجود اپنا حق معاف کر دے تو یہ بڑے عزم و حوصلے کی بات ہے اور اس پر اللہ کے یہاں بڑا اجر و ثواب ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ سزا پر قدرت رکھنے کے باوجود کثرت سے لوگوں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ اس لئے ہمیں بدلہ لینے کے بجائے عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے اور ظلم کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔ یقیناً یہ بڑے عزم و حوصلے کی بات اور باکمال لوگوں کی شان ہے۔

سورۂ نساء کی آیت نمبر: ۱۷۰ میں یہ پیغام دیا گیا: آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے: اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آخری رسول حضرت محمد ﷺ جو دین ہدایت لے کر تمہارے پاس آئے ہیں، اس کو قبول کر لو۔ اسی میں تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اور اگر تم اسے قبول نہیں کرتے تو اس میں تمہارا ہی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، کیوں کہ وہ زمین و آسمان اور پوری کائنات کا مالک ہے۔ فرشتے، درخت پتھر اور کائنات کی ہر چیز اس کی عظمت و بڑائی بیان کرتی رہتی ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۶ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۶ میں یہ حکم دیا گیا: نماز سے پہلے وضو اور جنابت کی حالت میں غسل کرنا ضروری ہے:

نماز بڑی اہم عبادت ہے، نماز کے ذریعے بندہ اپنے رب سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نماز سے پہلے وضو اور جنابت یعنی احتلام و صحبت کی حالت میں غسل کرنے کا حکم دیا۔ اگر سفر یا کسی وجہ سے پانی میسر نہ ہو یا کسی عذر و بیماری کے سبب پانی استعمال نہ کر سکتا ہو تو شریعت کی طرف سے تیمم کرنے کا حکم ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیر لے پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں کہنیوں تک پھیر لے۔

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۳۲ سے یہ ہدایت ملی: انسانیت کا احترام و ہمدردی ساری دنیا کے لیے حفاظت کا ذریعہ ہے: جس شخص کے دل میں انسانیت کا احترام و ہمدردی کا پختہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، تو وہ اپنے اخلاق و کردار اور اچھے عمل کی بنیاد پر ساری دنیا کے لیے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے اور جس شخص کا دل انسانیت کے احترام سے خالی ہو جاتا ہے، وہ نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے ظلم و ستم اور قتل و غارت گری کا عادی بن جاتا ہے اور وہ اپنے گھناونے عمل کی وجہ سے ساری دنیا کے لیے تباہی و بربادی کا سامان بن جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں انسانیت کی حفاظت کے لیے اچھے اخلاق و کردار کا مالک بننا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۶ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۳۸ سے یہ سبق ملا: چوری کرنا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے: چوری کرنا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ نے چوری کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی مرد یا عورت کسی کا سامان یا قیمتی چیز چوری کر لے، تو گٹے تک داہنا ہاتھ کاٹ دو۔ تاکہ یہ عبرت آمیز سزا دوسرے لوگوں کے لیے چوری سے رکنے کا ذریعہ بن جائے اور آئندہ کوئی شخص چوری کرنے کی جرأت نہ کر سکے لیکن یاد رہے کہ چوری کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا کا حق صرف اسلامی عدالت کو حاصل ہے، جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے، وہاں ہاتھ کاٹنے کی سزا دینا درست نہیں ہے۔

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۴۲ سے یہ معلوم ہوا: عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ضروری ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ اگر یہود و نصاریٰ اور منافقین کسی مسلمان کا مد مقابل بن کر آپ کے پاس کوئی مقدمہ لے کر آئیں تو آپ کسی کی رعایت کیے بغیر ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا کیجیے۔ کسی کی خوشی یا ناراضگی کی کوئی پرواہ نہ کیا کیجیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو آپس کے مقدمات و معاملات میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۶ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۷۰ سے یہ پتہ چلا: نفسانی خواہش اللہ کی لعنت و غضب کا سبب ہے: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے پاس بہت سے انبیاء کو بھیجا مگر قوم کفر و شرک اور نافرمانی و نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر بدبختی کی اس منزل پر پہنچ گئی کہ حضرت یحییٰ و زکریا علیہما السلام ہی کو قتل کر ڈالا، جس کے نتیجے میں یہ قوم ہمیشہ کے لیے ذلیل و خوار اور اللہ کی لعنت و غضب کی مستحق بن گئی۔ اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور نفسانی خواہشوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۷۷ سے یہ معلوم ہوا: دین میں غلو کرنا گمراہی کا ذریعہ ہے: کسی کام میں حد سے بڑھ جانے کو غلو کہتے ہیں۔ دین شریعت میں غلو کرنے سے انسان سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے محبت کے غلو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔ اور یہود نے اپنے بارے میں اللہ کے محبوب و پسندیدہ بندے ہونے کا دعویٰ کیا اور گناہوں میں مبتلا ہونے کے باوجود جنت کو اپنا موروثی حق قرار دیا۔ غرض یہ لوگ محبت میں غلو کی وجہ سے نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہو گئے جس کے نتیجے میں خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ ہمیں یہود و نصاریٰ سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اور دین میں غلو اور زیادتی سے بچنا چاہئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۷ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۸۹ سے ہمیں یہ سبق ملا: اپنی قسموں کا لحاظ کرنا چاہیے: کسی بھی مسلمان کو شرعی ضرورت کے بغیر قسم نہیں کھانا چاہیے، اور اگر کسی بات پر قسم کھالے تو حتی الامکان اسے پورا کرنا چاہیے۔ البتہ اگر کسی شخص نے کوئی ناجائز کام کرنے کی قسم کھالی، تو اس پر قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر کسی جائز کام کی قسم کھائی، مگر بعد میں اندازہ ہوا کہ وہ کام مصلحت کے خلاف ہے، تب بھی حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہیے۔

نوٹ: ضرورت کے وقت صرف اللہ ہی کے نام کی قسم کھانا چاہیے، اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر: ۱۰۵ سے معلوم ہوا: داعی کے لیے خوش خبری ہے: اللہ تعالیٰ نے ان مومن بندوں کو خوش خبری سنائی جو اپنی اصلاح کی بھی فکر کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی اللہ کے دین کی دعوت دیتے ہیں اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ پورا کرتے ہیں اور اس راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور جو لوگ دعوت قبول کرنے کے بجائے ضلالت وگمراہی پر جمے رہتے ہیں وہ قیامت کے دن خود ہی اپنی تباہی کے ذمہ دار اور سخت عذاب کے مستحق ہوں گے، اور داعی حضرات ان کی ہلاکت وبربادی کے وبال سے محفوظ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت اور لوگوں کو دین کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۷ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ انعام کی آیت نمبر: ۶ میں یہ بات بتائی گئی: ناشکری کرنا نعمت کے ختم ہوجانے کا سبب ہے:

اللہ تعالیٰ نے پچھلی قوموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کرچکے ہیں، ان کو ہم نے زمین میں ایسی حکومت وسلطنت دی تھی جو تم کو نہیں دی۔ ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں برسائیں، اور ہم نے دریاؤں کو مقرر کردیا کہ وہ ان کے نیچے بہتے رہیں، لیکن پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے ہم نے ان کو ہلاک کرڈالا، اور ان کے بعد دوسری نسلیں پیدا کیں۔ لہٰذا انسان کو مال ودولت اور صحت وقوت پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیے۔

سورۂ انعام کی آیت نمبر: ۲۷ سے پتہ چلا: قیامت کے دن افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا: جو لوگ دنیا میں اللہ، رسول اور مرنے کے بعد کے عذاب کو جھٹلاتے ہیں، قیامت کے دن وہ جہنم کا عذاب دیکھ کر گھبرا جائیں گے اور یہ فریاد کریں گے کہ اے کاش! ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے، تاکہ اس بار ہم اپنے پروردگار کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں، اللہ کے احکام اور محمد ﷺ کی پوری اتباع کریں اور ہم پکے سچے مؤمن بن کر جنت کے مستحق بن جائیں۔ مگر ان کی یہ تمنا پوری نہیں ہوگی۔ لہٰذا عقل مند انسان وہ ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے ایمان واسلام کے مطابق زندگی گذارے اور آخرت کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۷ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ انعام کی آیت نمبر: ۴۴ کے ذریعے یہ خبر دی گئی: مسلسل گناہ کے بعد نعمتیں ملنا اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ پہلے مجرم کو تنبیہ کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے خالق ومالک کی طرف رجوع کرے لیکن اگر اس تنبیہ کے باوجود نافرمانی وسرکشی پر اتر آئے، تو اس کو ڈھیل دی جاتی ہے پھر جب وہ عیش وعشرت کا عادی بن جاتا ہے اور معصیت اور گناہوں میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ یکایک اسے پکڑ کر ہلاک کردیتا ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص کو گناہ کے بعد نعمتیں ملے، تو خوش ہونے کی بجائے اسے اللہ کی طرف سے مہلت سمجھنا چاہیے اور یقین کرلینا چاہیے کہ اب جلد ہی اس کی گرفت ہونے والی ہے۔

سورۂ انعام کی آیت نمبر: ۶۸ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دین کا مذاق اڑانے والوں سے دور رہو: مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ دین اسلام کو قبول کرنے کے بجائے اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور دینی حکم کے بارے میں نکتہ چینی یا اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، تم ایسے لوگوں کی مجلس چھوڑ کر الگ ہوجاؤ اور اگر تم نے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہیں چھوڑا، تو یاد رکھو! تم بھی گناہوں میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہوں گے، اس لیے مسلمانوں کو گناہوں سے بچنے کے لیے بے ہودہ باتوں، کھیل تماشوں اور بے بنیاد رسموں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۷ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ انعام کی آیت نمبر: ۹۰ میں یہ خوش خبری دی گئی: داعی کا اجر اللہ کے ذمے ہے: انبیاء کرام علیہم السلام لوگوں کو سیدھا راستہ بتانے کے لیے دنیا میں آتے رہے ہیں۔ آخر میں حضرت محمد ﷺ رسول بن کر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے ہدایت کا آخری پیغام سنایا۔ جب مشرکین مکہ نے آپ کی دعوت کو جھٹلایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دیجیے کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت ونبوت کو تسلیم کرتے ہو، میں اسی خاندان کا فرزند ہوں اور اسی توحید کا پیغام لے کر آیا ہوں، اس کے قبول کرنے میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ سن لو میں تم سے کسی اجر اور بدلے کی امید نہیں رکھتا ہوں، میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے۔

سورۂ انعام کی آیت نمبر: ۹۲ میں یہ پیغام دیا گیا: قرآن مجید سراسر رحمت ہے: یہود قرآن کریم کا انکار کرتے تھے۔ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسا عظیم الشان قرآن نازل کیا ہے، جو سراسر رحمت وبرکت ہے اور لوگوں کی ہدایت ونفع سے بھرپور ہے اور یہ قرآن پہلی تمام نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے اگر تم پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہو، تو تمہارے لیے قرآن پر ایمان لانا اور اس کی ہدایت کو ماننا بھی ضروری ہے۔ درحقیقت اس پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور نمازوں کو پابندی سے پڑھتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبــ۸ــر پہلا پاؤ حصہ) سورۃ انعام کی آیت نمبر: ۱۱۲ رمیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شیطان صفت انسان وجنات کے دھوکے سے بچو:

اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ ہے کہ پہلے ہی دن سے خیر وشر اور ہدایت وگمراہی کی کشمکش جاری رہی ہے اور ہر پیغمبر کے مقابل شیطانی طاقتیں کام کرتی رہی ہیں تاکہ ہر انسان کا امتحان ہو۔ اس مقصد کے تحت شیطان جن اور شیطان صفت انسان ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کے متبعین کو ہدایت دی کہ تم ان کی دھوکہ بازی اور چکنی چپڑی باتوں سے پریشان نہ ہو، ان کے مکر وفریب کا معاملہ اللہ کے حوالے کر دیجیے اور پوری توجہ کے ساتھ توحید کی دعوت اور کار نبوت میں لگے رہیے۔

سورۃ انعام کی آیت نمبر: ۱۲۵ رمیں یہ بات بتائی گئی: ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے: اللہ تعالیٰ نے بندے کے دل میں ہدایت وضلالت اختیار کرنے کی صلاحیت رکھی ہے تاکہ وہ اپنے ارادے اور اختیار سے ہدایت قبول کر کے کامیاب ہوجائے اور گمراہی اختیار کر کے ناکام ہوجائے، پھر جس شخص کے مقدر میں ہدایت ہوتی ہے اس کا دل اسلام کے لیے کھول دیا جاتا ہے پھر وہ پورے اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کر لیتا ہے اور جس کے مقدر میں گمراہی ہوتی ہے، اس کو اسلام قبول کرنا ایسا دشوار معلوم ہوتا ہے گویا وہ بڑی تنگی اور زبردستی کے ساتھ کوئی کام کر رہا ہو۔ پھر وہ کفر ونافرمانی کے سبب اللہ کے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔

قــــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبــ۸ــر دوسرا پاؤ حصہ) سورۃ انعام کی آیت نمبر: ۱۴۵ ر سے یہ معلوم ہوا: چیزوں کو حلال وحرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور بندوں کے دینی اور دنیوی فوائد کے لیے کچھ چیزیں حلال اور کچھ چیزیں حرام کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ حلال چیزوں کو حرام اور حرام چیزوں کو حلال کرے، چنانچہ اس آیت میں چار چیزوں کو حرام کیا گیا ہے۔ ① مردار جانور ② بہتا ہوا خون ③ سور کا گوشت ④ وہ جانور جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام سے ذبح کیا جائے۔ لہٰذا ہمیں حرام چیزوں سے دور رہنا چاہیے۔

سورۃ انعام کی آیت نمبر: ۱۶۰ ر سے یہ پتہ چلا: ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیکی پر ثواب اور گناہ پر اپنی پکڑ کا یہ قانون بیان فرمایا کہ جب بندہ اپنی نفسانی خواہش کو دبا کر کوئی نیک کام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو دس گنا اجر وثواب عطا فرماتا ہے اور برائی کے کام کی سزا اتنی ہی دیتا ہے، جتنی اس نے بیان کی ہے، اس میں اضافہ نہیں کرتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ لطف وکرم اور احسان کا معاملہ فرماتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس کے لطف وکرم سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے خوب اجر وثواب حاصل کرنا چاہیے۔

قــــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبــ۸ــر تیسرا پاؤ حصہ) سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۲ رمیں یہ پیغام دیا گیا: داعی کے ذمے صرف لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا ہے:

داعی کو ہدایت دی گئی ہے کہ تم اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہو۔ تبلیغ دین کے بارے میں کسی کے غلط طور وطریق سے تنگ دل نہ ہوں اور نہ ماننے کی صورت میں ہرگز پریشان نہ ہوں، کیونکہ آپ کا اصل کام لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، ان کے قبول کرنے یا نہ کرنے کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کا یہ پیغام مومنوں کے لیے دنیا میں نصیحت اور آخرت میں جنت کی بشارت ہے۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۴۰ ر سے یہ خبر دی گئی: کفر وشرک کرنے والے جنت میں نہیں جائیں گے: اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو دوٹوک انداز میں بیان فرمایا کہ جو لوگ تکبر کی وجہ سے ایمان قبول نہیں کرتے اور ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ قیامت کے دن اُن کے شرکیہ اعمال قبول نہیں کیے جائیں گے اور نہ ہی ان کی روحوں کو آسمان پر چڑھنے کی اجازت ملی گی۔ پھر ان کے بارے میں مثال دے کر سمجھایا کہ جس طرح بڑے جسم والے اونٹ کے لئے سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ناممکن ہے اسی طرح کفر وشرک پر قائم رہتے ہوئے ان کے لئے جنت میں جانا بھی ناممکن ہے۔

قــــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبــ۸ــر چوتھا پاؤ حصہ) سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۵۰ ر سے یہ معلوم ہوا: جہنمی جنتیوں سے جنت کی نعمت کا سوال کریں گے:

جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو کر اللہ کی نعمتوں میں مگن ہوں گے اور جہنمی جہنم میں داخل ہو کر رنج وغم اور سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے، تو جہنمی جنتیوں کو پکار کر کہیں گے کہ خدا کے لیے ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو، یا اللہ تعالیٰ نے جنت کی جو نعمتیں تمہیں عطا کر رکھی ہیں ان میں سے کچھ ہمیں بھی عطا کر دو۔ اس کے جواب میں جنتی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی یہ دونوں نعمتیں کافروں پر حرام کر رکھی ہیں، اس لیے ہم تمہاری خواہش پوری نہیں کر سکتے۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۵۴ ر سے یہ پتہ چلا: عالم کا نظام اللہ کے حکم وارادے سے چل رہا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ دن میں پیدا فرمایا اور کائنات کی تمام چیزوں پر اپنے احکام جاری کر دیے اور دن رات، چاند سورج اور ستاروں کو اپنی ڈیوٹی پر لگا دیا اور سب نے اس کی اطاعت اور حکم کو قبول کر لیا۔ چنانچہ پورا نظام عالم اسی کے حکم اور ارادے سے چل رہا ہے وہی سارے جہاں کا رب ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۹ پہلا پاؤ حصہ) سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۹۰ تا ۹۲ ر میں یہ پیغام دیا گیا: نبی کی نافرمانی کرنا ہلاکت کا سبب ہے:

جب حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو کفر و شرک اور معاشرتی برائیوں سے خوب روکا، اس کے باوجود وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور قوم کے سرداروں نے عام لوگوں کو بھی دھمکی دے دی کہ اگر تم نے شعیب علیہ السلام کی اتباع کی اور ان کی نصیحتوں پر عمل کیا تو اس کا تمہیں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ غرض جب پوری قوم گناہوں میں ڈوب گئی، تو اللہ کے حکم سے ان پر سخت گرمی پڑی، جس سے یہ لوگ بلبلا اٹھے، پھر شہر سے باہر ایک بادل آیا جس میں ٹھنڈی ہوا تھی۔ یہ لوگ گھروں سے نکل کر اس کے نیچے جمع ہو گئے، پھر اس بادل سے ان پر آگ برسائی گئی۔ اور ساتھ ہی زلزلہ اور چنگھاڑ کے عذاب سے ان کو ہلاک کر دیا گیا۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۹۶ ر میں یہ بتایا گیا: دینداری میں راحت و برکت ہے: اللہ کا قانون ہے کہ جو بندہ ایمان لا کر تقوی و پرہیزگاری کی زندگی گزارتا ہے، تو اس کے لیے زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کی زندگی سکون و راحت کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ اس کے برعکس نافرمان کو وقتی طور پر ڈھیل دی جاتی ہے اور مختلف قسم کی نعمتیں دے کر کہ اس کی آزمائش کی جاتی ہے اور سرکشی کی وجہ سے اچانک عذاب میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ عیش و راحت میں غفلت کے بجائے اپنے اعمال کی اصلاح کرتا رہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۹ دوسرا پاؤ حصہ) سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۱۵۳ ر میں یہ ہدایت دی گئی: گناہوں سے توبہ کرنے پر پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں: جو لوگ کفر و شرک چھوڑ کر ایمان قبول کر لیتے ہیں اور اپنے گناہوں سے پکی سچی توبہ کر لیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ایمان و توبہ کے بعد اپنی رحمت سے ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے، کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ ایمان و اسلام کی برکت سے کفر و شرک کو معاف کر دیتا ہے۔ اسی طرح سچی توبہ سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۱۶۱، ۱۶۲ ر سے یہ معلوم ہوا: اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کا انجام عذاب ہے: بنی اسرائیل کو چالیس سال میدان تیہ میں بھٹکنے کے بعد ان کی فرمائش پر اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ عاجزی اور گناہوں کی معافی طلب کرتے ہوئے شہر میں داخل ہو جاؤ تو وہ لوگ گستاخانہ کلمات کہتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب بھیج کر ستر ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۱۶۳ ر سے یہ پتہ چلا: اللہ کے احکام میں حیلہ بازی کرنا ہلاکت کا سبب ہے: بحر قلزم کے کنارے یہود کا ایلہ نامی ایک شہر تھا، ہفتہ کا دن ان کی عبادت کے لیے خاص تھا، اس دن ان کے لیے کاروبار اور شکار کرنا منع تھا، مگر جب یہ لوگ ہفتہ کے دن سمندر میں بہت سی مچھلیاں دیکھتے تو اس کے کنارے چھوٹے چھوٹے حوض بنا لیتے، جن میں نالیوں کے ذریعے پانی کے ساتھ حوض میں مچھلیاں جمع ہو جاتیں، اس طرح حیلہ بازی کر کے اتوار کے دن مچھلیاں پکڑ لیتے۔ بعض سمجھ دار قسم کے لوگوں نے ان کو نصیحت بھی کی، مگر ان کی حیلہ بازی اور سرکشی بڑھتی ہی چلی گئی، جس کے نتیجے میں پہلے انھیں بندر بنایا گیا، پھر تین دن بعد سب کو ہلاک کر دیا گیا۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۹ تیسرا پاؤ حصہ) سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۱۷۹ ر میں یہ بات بتائی گئی: اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہ کرنے کی سزا جہنم ہے: جو لوگ دنیا کی محبت اور آخرت کی طرف سے غفلت میں پڑ کر اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہیں کرتے، وہ خیر و شر کی تمیز کھو بیٹھتے ہیں، وہ دنیا کی لذتوں کو آخرت پر ترجیح دینے لگتے ہیں، نہ وہ دل و دماغ سے اللہ کی آیتوں میں غور و فکر کرتے ہیں، نہ اس کی قدرت کی نشانیوں کا گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں، نہ اللہ کے احکام کو عمل کرنے کی نیت سے سنتے ہیں، غرض اپنی ساری قوت و صلاحیت دنیا کی خواہشوں کو پورا کرنے میں برباد کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۱۸۸ ر سے ہمیں یہ سبق ملا: نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے: نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔ اگر اللہ کی مرضی کے بغیر ساری دنیا کے انسان مل کر کسی کو نفع پہنچانا چاہیں تو ہرگز نہیں پہنچا سکتے اور اگر اللہ کے مرضی کے بغیر سب مل کر کسی کو نقصان پہنچانا چاہیں تو ہرگز نہیں پہنچا سکتے، کیونکہ خالق کی مرضی کے بغیر کسی مخلوق کا کوئی حکم چل ہی نہیں سکتا، ہر چیز پر اسی کی بادشاہت ہے۔

سورۃ اعراف کی آیت نمبر: ۱۸۹ ر کے ذریعے یہ خبر دی گئی: نیک اولاد پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے: نیک اولاد اللہ کی بڑی نعمت ہے، وہ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور دل کی راحت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو نیک صالح اور تندرست اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے اور جب اللہ تعالیٰ دعا کی برکت سے نیک اولاد عطا کر دے، تو زبانی و عملی طور پر اس کا شکر ادا کرے، شکر کرنے سے اللہ رب العزت مزید نعمتوں سے نوازتا ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۹ چوتھا پاؤ حصہ) سورۃ انفال کی آیت نمبر: ۱۰ ر میں یہ حکم دیا گیا: اسباب کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرو:

انسان کی فطرت ہے کہ جس چیز کے اسباب سامنے ہوتے ہیں، اس پر اسے زیادہ اطمینان اور بھروسہ کی امید ہوتی ہے، اس لیے مومن کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ کسی بھی کام کے لیے سبب اختیار کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں مگر یہ بات ہر وقت سامنے رہنی چاہیے کہ یہ اسباب بھی اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اور ان میں تاثیر بھی اسی کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، اس لیے اسباب پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

سورۃ انفال کی آیت نمبر: ۶۳ ر میں ہمیں یہ خبر دی گئی: مال و اولاد آزمائش ہے: انسان کے نزدیک سب سے محبوب و پسندیدہ چیز مال و اولاد ہے، کبھی آدمی مال کی محبت اور اولاد کی چاہت و خواہش کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے لگتا ہے، اس لیے فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد امتحان و آزمائش کی چیز ہے۔ جو لوگ مال و اولاد کے ہوتے ہوئے اللہ کے احکام کو پورا کریں گے اور امتحان میں پورے اتریں گے وہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے، لہٰذا ہمیں مال و اولاد کے لیے خلاف شریعت کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر۱۰ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ انفال کی آیت نمبر: ۶۱ر سے ہمیں یہ سبق ملا: اسلام کا مقصد دین کی حفاظت و سربلندی ہے:

اسلام امن وسلامتی اور صلح وآشتی کا مذہب ہے، اس لیے وہ ہر مذہب کے ماننے والوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کرتا ہے اور بلاوجہ کسی سے جنگ کرنے کو پسند نہیں کرتا، اگر دشمن صلح کرنا چاہے اور اس میں کسی طرح کا دھوکا شامل نہ ہو تو تم بھی حکمت ومصلحت کو سامنے رکھتے ہوئے صلح کا ہاتھ بڑھادیا کرو۔ اسلام کا اصل مقصد دین کی حفاظت و سربلندی ہے، اگر صلح وصفائی سے یہ مقصد حاصل ہو جائے تو جنگ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

سورۂ انفال کی آیت نمبر: ۶۳ر میں ہمیں یہ خبر دی گئی: دلوں کی محبت اللہ کی بڑی نعمت ہے: مدینہ طیبہ میں اوس وخزرج کے دو قبیلے تھے۔ یہ اسلام سے پہلے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انھیں اسلام کی توفیق بخشی، جس کی وجہ سے وہ آپس میں محبت کرنے لگے اور صدیوں کی دشمنی دوستی میں بدل گئی۔ اس طرح اچانک دلوں کا پلٹ دینا اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کا کرشمہ ہے۔ یہ نعمت ودولت انھیں دنیا کے سارے خزانے لٹا کر بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر۱۰ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۲۴ر میں یہ بتایا گیا: کائنات میں سب سے زیادہ اللہ سے محبت ہونی چاہیے:

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک اور سب سے بڑا محسن ہے، اس لیے کائنات میں سب سے زیادہ اللہ سے محبت ہونی چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں باپ، بھائی بہن، بیوی بچے، مال ودولت، گھر جائیداد، تجارت وکاروبار، غرض ہر چیز اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، لیکن ان چیزوں کی محبت اللہ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہیے، اور احکام خداوندی میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے، کیونکہ ان میں سے کسی چیز کا اللہ سے محبت اور اس کے احکام میں رکاوٹ بننا عذاب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۳۵ر میں یہ اہم درس دیا گیا: زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سزا دی جائے گی: جو لوگ مال ودولت اور سونا چاندی جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں، اس کے شرعی حقوق اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، قیامت کے دن ان کے اس مال کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھوں کو داغتے ہوئے کہا جائے گا: یہ ہے وہ خزانہ جس کو تم اپنے لیے جمع کیا کرتے تھے۔ لہٰذا اب اس جمع کیے ہوئے مال کا مزہ چکھو۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر۱۰ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۵۱ر سے یہ پتہ چلا: راحت ومصیبت سب اللہ کی طرف سے ہے: انسان کو اس بات پر کامل یقین اور بھروسہ رکھنا چاہیے کہ راحت ومصیبت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اگر بندے کو راحت پہنچے تو اترانے کے بجائے اللہ کا شکر کرے اور اگر کسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اس پر صبر کرے اور اس کے دور ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اسکو اپنی بداعمالی کا نتیجہ سمجھ کر گناہوں سے معافی طلب کرے۔

سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۵۴ر میں یہ بتایا گیا: نماز میں سستی اور دکھاوے کے لیے خرچ کرنا نفاق کی علامت ہے: آدمی کے مومن ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ نماز وقت کی پابندی کے ساتھ اور خشوع وخضوع سے ادا کرتا ہے اور راہِ خدا میں خوش دلی اور اخلاص سے خرچ کرتا ہے، اور منافق ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ نماز سستی وغفلت ہی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور دکھاوے کے لیے پڑھتا ہے اور جب راہِ خدا میں خرچ کرنے کا موقع آتا ہے تو بددلی کے ساتھ مسلمانوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دل لگا کر نماز پڑھنے اور راہِ خدا میں خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر۱۰ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۷۸ر میں یہ خبر دی گئی: اللہ تعالیٰ ہر خفیہ باتوں اور مشوروں کو جانتا ہے: انسان چاہے کیسے ہی وعدے کرے اور جھوٹی باتیں بنائے یا نہ چاہتے ہوئے مجبوری کے درجے میں مال خرچ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے اور اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر جو خفیہ مشورے کرتا ہے وہ ان سے بھی پوری طرح واقف ہے، غرض ظاہر وباطن کی کوئی بات اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۸۵ر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مال ودولت کو زندگی کا مقصد نہ بناؤ: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ مال ودولت کو زندگی کا مقصد نہ بناؤ؛ کیوں کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور آخرت کی کامیابی ہے۔ البتہ دنیا میں زندہ رہنے کے لیے مال کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے جائز طریقے سے اس کو حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ جو لوگ اس مال کو بڑھانے میں صبح شام اور دن رات لگے رہتے ہیں اور اپنا آرام و راحت قربان کردیتے ہیں اور آخرت کے اعمال سے غافل ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ مال نعمت بننے کے بجائے دنیا میں ہی عذاب بن جاتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۱۔ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۱۰۳ رسے پتہ چلا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کو مسلمانوں کے مالوں سے زکوٰۃ وصدقات لینے کا حکم دیا، کیونکہ زکوٰۃ وصدقات کے ذریعے انسان گناہوں سے پاک اور اچھے اخلاق کے عادی بن جاتے ہیں، اوران کی نیکیوں میں برکت اور مال میں ترقی ہوتی ہے۔ برے اخلاق اور گناہوں سے حفاظت اور نیکیوں میں اضافے کے لیے ہر مسلمان کو اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔

سورۂ توبہ کی آیت نمبر: ۱۱۱ رسے معلوم ہوا: مومن کی جان و مال کے بدلے جنت کا انعام ہے: اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا فرمایا، وہی ہماری جان و مال کا مالک ہے۔ اس کے باوجود اس نے ہماری جان و مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ لہٰذا جو بھی مومن جان و مال کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرے گا اور ضرورت پڑنے پر انھیں راہ خدا میں قربان کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ ترین جنت میں داخل کرے گا اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا، اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرتے والا ہو؟ ہم سب کو جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے اپنا جان و مال اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۱۔ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ یونس کی آیت نمبر: ۱۲ رسے پتہ چلا: انسان بڑا ناشکرا اور احسان فراموش ہے: انسان کی ناشکری اور احسان فراموشی کے بارے میں فرمایا کہ وہ معمولی سی مصیبت سے گھبرا جاتا ہے اور بے صبری کرنے لگتا ہے اور جب ذرا سی راحت ونعمت ملتی ہے تو اترانے لگتا ہے اور اپنے حقیقی احسان کرنے والے کو بھول جاتا ہے۔ حالانکہ ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے، مصیبت میں صبر اور راحت میں شکر ادا کرتا رہے۔ جو بندہ راحت میں اللہ کو یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں یاد رکھتا ہے۔

سورۂ یونس کی آیت نمبر: ۲۶ ر میں بتایا گیا: اہل جنت کو اللہ کا دیدار ہوگا: جب جنتی لوگ جنت کی نعمتوں میں مگن ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرمائے گا: میں نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا جسے اب پورا کرنا چاہتا ہوں۔ اہل جنت کہیں گے: اے اللہ! آپ نے ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر کے اپنے تمام وعدے پورے کر دیے ہیں، اب کون سا وعدہ رہ گیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ حجاب ہٹا کر بندوں کو اپنی زیارت کرائیں گے۔ اس زیارت کے بعد انھیں جنت کی تمام نعمتیں پھیکی معلوم ہوں گی۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۱۔ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ یونس کی آیت نمبر: ۵۴ ر میں بتایا گیا: قیامت کے دن شرمندگی کچھ کام نہیں آئے گی: جو لوگ آج دنیا میں مال و دولت کمانے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور کفر وشرک اور گناہوں میں زندگی گذارتے ہیں۔ جب وہ قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے، تو اس دن کی ندامت اور لوگوں کے سامنے ذلت سے بچنے کے لیے دنیا کا سارا خزانہ فدیہ میں دینے کے لیے تیار ہو جائیں گے، مگر اس دن ان کا خزانہ کچھ کام نہیں آئے گا۔ کفر وشرک اور گناہوں کی پوری پوری سزا بھگتنی پڑے گی۔

سورۂ یونس کی آیت نمبر: ۵۹ ر میں یہ حکم دیا گیا: شریعت میں من مانی مت کرو: مشرکین اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے۔ انھیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حلال وحرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، اس نے مفید چیزوں کو اپنے بندوں کے لیے حلال اور غیر مفید چیزوں کو حرام کیا ہے۔ جو لوگ اللہ کے احکام کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور حلال رزق کو حرام کر کے اس کی ناشکری کرتے ہیں، اگر ان کو آخرت کے عذاب کا خوف اور اللہ کی گرفت کا یقین ہوتا تو ہرگز شریعت کے احکام میں من مانی نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حلال وحرام کو سمجھنے اور اپنے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۱۔ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ یونس کی آیت نمبر: ۸۸ رسے معلوم ہوا: مال بسا اوقات گمراہی کا سبب بن جاتا ہے: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ایمان سے مایوس ہوگئے اور وحی کے ذریعے ان کو معلوم ہوگیا کہ اب ان میں کسی طرح کی خیر باقی نہیں رہی، تو اس کے لیے بددعا کرتے ہوئے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے فرعون اور اس کے سرداروں کو مال و دولت عطا کی ہے، اے ہمارے پروردگار! اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے راستے سے بھٹکا رہے ہیں، اے ہمارے رب! جب ان میں اور ان کے مال میں کوئی خیر باقی نہیں رہی تو ان کے مالوں کو تباہ و برباد کر دیجیے اور ان کے کفر وشرک اور ظلم وستم سے زمین کو پاک کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مالی گمراہی سے بچائے۔ اور خیر کے کاموں میں خرچ کی کرنے توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ یونس کی آیت نمبر: ۹۲ رسے معلوم ہوا: فرعون کی لاش عبرت کا نمونہ ہے: اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو دریا میں غرق کر دیا، مگر اس نے اپنی قدرت سے اس کی لاش کو محفوظ رکھا اور وہ سمندر کی سطح پر تیرتی رہی تا کہ لوگ اس کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ مورخین کی تحقیق کے مطابق آج بھی اس کی لاش قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے، جو قرآن کریم کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت اور سیاحوں کے لیے سامان عبرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عبرت کی آنکھیں عطا فرمائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۲ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ ہود کی آیت نمبر: ۱۸ تا ۲۰ سے معلوم ہوا: ظالموں کا انجام بہت بُرا ہوگا: ظالموں کی شرارتوں اور ان کے انجام بد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں یعنی اس کی وحدانیت کا انکار کر کے شرک و بت پرستی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیش ہوں گے اور اعمال لکھنے والے فرشتے اور انبیاء علیہم السلام ان کے خلاف گواہی دیں گے، اس وقت انھیں انتہائی ذلت و خواری کا سامنا ہوگا اور وہ اللہ کی رحمت سے بہت دور ہوں گے۔ یہ ذلت و رسوائی اس لیے ہوگی کہ سیدھے راستے پر چلنے کے بجائے اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور دوسروں کو بھی حق کی راہ سے روکتے تھے، ایسے برے جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو دنیا اور آخرت میں دوگنا عذاب دیا جائے گا۔

سورۂ ہود کی آیت نمبر: ۴۲/۴۳ سے پتہ چلا: حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا نافرمانی کی وجہ سے عذاب سے نہ بچ سکا: جب حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو انہوں نے اپنے کافر بیٹے کنعان سے کہا جو کافروں ہی کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا کہ بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ، لیکن اس نے بات نہ مانی اور کفر و شرک پر اڑا رہا۔ بالآخر پانی کی ایک موج اسے بہا کر لے گئی۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں حسب نسب کامیابی کا معیار نہیں ہے بلکہ اس کے یہاں کامیابی کا معیار ایمان و عمل صالح ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۲ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ ہود کی آیت نمبر: ۶۱ تا ۶۸ سے معلوم ہوا: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہوئی: حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اس کے احسانات گنا کر شرک و بت پرستی سے توبہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ سنتے ہی قوم آپ کو برا بھلا کہنے لگی اور نبوت کی تصدیق کے لیے پہاڑ کے دامن سے اونٹنی ظاہر کرنے کا معجزہ طلب کرنے لگی۔ جب اللہ نے اپنی قدرت سے وہ اونٹنی ظاہر فرمائی تو ان بدبختوں نے اس کو بھی مار ڈالا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو سخت زلزلے اور چنگھاڑ سے ہلاک کر دیا۔

سورۂ ہود کی آیت نمبر: ۶۹/۷۰ میں یہ بتایا گیا: مہمان نوازی نبیوں کی اعلیٰ ترین صفت ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی خوش خبری دینے کے لیے انسانی شکل میں فرشتوں کو بھیجا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی خدمت میں بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت پیش کیا۔ مگر حاجت نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پریشانی ہوئی تو وہ کہنے لگے: گھبراؤ نہیں! دراصل ہم فرشتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کو بیٹے کی خوش خبری دینے اور قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ اس واقعہ سے پتہ چلا کہ مہمان نوازی نبوت کی اعلیٰ ترین صفت ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۲ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ ہود کی آیت نمبر: ۸۴/۸۵ سے پتہ چلا: حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ناپ تول میں کمی کرنے سے روکا تھا: اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اہل مدین کے لیے رسول بنا کر بھیجا، مدین بڑا زرخیز علاقہ تھا اور یہاں کے لوگ مجموعی طور پر خوش حالی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی عبادت اور شرک سے دور رہنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو خوشحالی عطا فرمائی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو، لوگوں کے حقوق پورے پورے ادا کیا کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھرو ورنہ تم اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ یوسف کی آیت نمبر: ۸ تا ۱۸ سے معلوم ہوا: حالات پر صبر کرنا پیغمبروں کی صفات میں سے ہے: حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کی معصومیت اور فطری صلاحیتوں کی بنیاد پر ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے، مگر سوتیلے بھائیوں کو ان کی یہ محبت ایک آنکھ نہ بھائی، اس لیے وہ یوسف علیہ السلام سے حسد و دشمنی کرنے لگے اور ایک دن اپنے ساتھ لے گئے اور اندھیرے کنویں میں ڈال دیا اور شام کے وقت روتے ہوئے اپنے والد کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اور ثبوت کے لیے ان کی قمیص پر خون لگا دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے صحیح سالم قمیص دیکھ کر فرمایا کہ وہ بھیڑیا بڑا مہذب تھا کہ بچے کو کھا گیا اور قمیص کا کچھ نہیں بگڑا! مجھے تو تمہاری یہ بات افسانہ اور گھڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اب صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ حالات پر صبر کرنا پیغمبروں کی صفات میں سے ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۲ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ یوسف کی آیت نمبر: ۳۱ سے معلوم ہوا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے انتہا حسن دیا تھا: جب عزیز مصر کی بیوی زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہو گئی اور مصر کی عورتوں نے اسے طعنہ دینا شروع کر دیا تو اس نے تمام بیگمات مصر کو دعوت دے کر اپنے یہاں بلایا۔ مہمانوں کے لیے دسترخوان سجایا اور پھل کاٹنے کے لیے ہر ایک کے ہاتھ میں چاقو دے دیا، زلیخا کو یقین تھا کہ یہ عورتیں یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر بے خودی کے عالم میں پھلوں کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالیں گی، چنانچہ یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر وہ ان کی محبت میں ایسی محو ہوئیں کہ بے خیالی میں پھلوں کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور ان کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر کہنے لگیں: یہ انسان نہیں، ہمیں تو کوئی معصوم فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔

سورۂ یوسف کی آیت نمبر: ۳۳ سے معلوم ہوا: حضرت یوسف علیہ السلام نے گناہ کے مقابلے میں جیل کو پسند کیا: زلیخا نے مصر کی عورتوں کے سامنے دعویٰ کیا کہ اگر یوسف میرے کہنے پر عمل نہیں کرے گا، تو اسے جیل خانے میں قید و بند اور ذلت کی زندگی گذارنی پڑے گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے رب العالمین! گناہ کی دعوت کے مقابلے میں مجھے جیل جانا پسند ہے۔ اے اللہ! ان عورتوں کی چالوں اور گناہ کے کاموں سے میری حفاظت فرما۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۳ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ یوسف کی آیت نمبر: ۵۶ رمیں یہ نصیحت کی گئی: انسان ہمیشہ آخرت کی بے پناہ نعمتوں پر نظر رکھے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایسا علم اور ملکی انتظام کی صلاحیت عطا فرمائی تھی کہ عزیز مصر نے پوری حکومت ان کے حوالے کردی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انہیں جیل خانے سے نکال کر تخت سلطنت پر بیٹھا دیا اور ساتھ ہی یہ بھی خوش خبری سنا دی کہ آخرت کی جو نعمتیں اور اجر وثواب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا کی اس دولت وحکومت کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر ہے، اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو دنیا کی عزت ودولت کو سب کچھ نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ آخرت کی بے پناہ نعمت اور اجر وثواب پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیے۔

سورۂ یوسف کی آیت نمبر: ۹۰ رسے معلوم ہوا: صبر وتقویٰ کا پھل میٹھا ہوتا ہے: حضرت یوسف علیہ السلام سخت آزمائشوں سے گذرے، عزیز مصر کی بیوی نے گناہ کی دعوت دی، نہ ماننے پر سازش کر کے قید خانے بھیج دیا گیا، مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے صبر وتقویٰ کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور ہر تکلیف کو خوشی خوشی برداشت کیا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں جیل خانے سے نکال کر مصر کے شاہی تخت پر پہنچا دیا اور دنیا کی عزت کے ساتھ ساتھ انہیں آخرت کے اجر عظیم کی بشارت سنائی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ہر قدم پر صبر وتقویٰ کی دولت عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۳ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ رعد کی آیت نمبر: ۶ رمیں یہ درس دیا گیا: اللہ کے عذاب سے ڈرو: بعض مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب کا مطالبہ کیا تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے پہلے بہت سی قوموں پر عذاب آچکا ہے، تمہارے اوپر بھی عذاب بھیجنا کوئی مشکل کام نہیں، مگر اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے گناہوں پر فوری گرفت نہیں کرتا، وہ عفو ودرگذر سے کام لیتا رہتا ہے، مگر جب ظلم وستم اور کفر ومعصیت کا سلسلہ حد سے گزر جاتا ہے تو پھر اس کے عذاب سے بچنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ اس لیے ہمیں اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہنا چاہیے اور اس کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔

سورۂ رعد کی آیت نمبر: ۸ رمیں یہ واضح کیا گیا: حمل کے حالات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے: اللہ تعالیٰ کی ایک مخصوص صفت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے۔ اس کا علم ہر چیز کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہے حتیٰ کہ حالت حمل میں بچے کی نشو ونما، نقل وحرکت، اعضا کی بناوٹ، لڑکا ولڑکی، نیک وصالح، گنہگار وفاسق، مسلم وکافر، عزت وذلت، مال و دولت، غربت و افلاس؛ غرض اللہ تعالیٰ تمام حالات وکیفیات کو جانتا ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۳ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ رعد کی آیت نمبر: ۳۱ رمیں یہ ہدایت دی گئی: نامناسب مطالبہ مت کرو: کفار مکہ کے چند معجزات کے مطالبے کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مکہ مکرمہ کے اردگرد جو پہاڑ ہیں، ان کو یہاں سے ہٹا دو اور پہاڑوں کی زمین کو پھاڑ کر یہاں سے دریا نکال دو اور ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے ان سے ہماری بات کرادو تو ہم ایمان قبول کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہاری یہ فرمائشیں پوری کردی جائیں، تب بھی تم اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر اس قرآن پر ایمان نہ لاؤ گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہدایت اسی کو دیتا ہے جو اپنے اندر قبول حق کی صلاحیت اور ہدایت حاصل کرنے کی تڑپ رکھتا ہو۔

سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر: ۷ رسے معلوم ہوا: شکر کرنے پر اللہ تعالیٰ مزید انعامات دیتے ہیں: اللہ تعالیٰ شکر گذار بندوں سے بڑا خوش ہوتا ہے، اس لیے اس نے قانون بنا دیا کہ تم میری عطا کردہ نعمتوں پر جتنا شکر کروگے، میں اتنی ہی زیادہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا رہوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو اس کے نتیجے میں سزا ملے گی۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ نعمت کا اصل شکر یہ ہے کہ بندہ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی نعمت مثلاً مال ودولت، صحت وتندرستی وغیرہ کو اس کے حکم کے مطابق استعمال کرے، نافرمانی اور گناہوں کے کاموں میں استعمال نہ کرے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۳ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر: ۳۷ رمیں یہ اہم تعلیم دی گئی: نیک عمل کے بعد دعا کا اہتمام کرنا چاہیے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ تعمیر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو آپ کے محترم گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی۔ ہمارے پروردگار! یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ یہ نماز قائم کریں، لہٰذا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردیجیے اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرمائیے تاکہ وہ تیرے شکر گذار بندے بن جائیں۔ چنانچہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہی کا اثر ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل مکہ مکرمہ کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں اور بڑی مقدار میں دنیا بھر کے پھل وہاں پہنچتے ہیں۔

سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر: ۴۹ ر ۵۰ رسے پتہ چلا: مجرموں کو گندھک کا بدبودار لباس پہنایا جائے گا: قیامت کے دن گنہگاروں کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا جائے گا اور ان کو گندھک کا ایسا بدبودار لباس پہنایا جائے گا جس میں آگ بہت جلد اور تیزی سے اثر کرے گی اور ان کی ذلت ورسوائی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کے چہروں پر آگ چھائی ہوئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۴ کا پہلا پاؤ حصہ) سورۂ حجر کی آیت نمبر: ۴۵ تا ۴۸ سے پتہ چلا: پرہیزگاروں کو جنت میں طرح طرح کی نعمتیں ملیں گی: جو لوگ کفر و شرک اور گناہوں سے بچتے ہیں اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے نیک کام کرتے ہیں، وہ اپنے اعمال کے مطابق جنت کے مختلف درجوں میں ہوں گے۔ جہاں بڑے سلیقے سے پانی کے چشمے اور مختلف قسم کی نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ لوگ جنت میں ہر قسم کے رنج و غم اور خوف و گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے اور اہل جنت کے دلوں میں کوئی رنجش نہیں ہوگی۔ وہ بڑی محبت و پیار سے ایک دوسرے کے ساتھ اونچی نشستوں پر بیٹھے ہوں گے، نہ انہیں وہاں تھکن محسوس ہوگی اور نہ وہ دائمی نعمتوں سے نکالے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں بھی جنت اور اس کی نعمتیں عطا فرمائے۔

سورۂ حجر کی آیت نمبر: ۹۴ ، ۹۵ میں یہ حکم دیا گیا: لوگوں کو دین کی دعوت دیتے رہو: نبوت ملنے کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں کو انفرادی طور پر توحید کی دعوت دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آپ ﷺ کو علی الاعلان تبلیغ کرنے کا حکم دے کر فرمایا: اگر مشرکین پھر بھی شرک کریں تو اس کی پرواہ نہ کیجیے، ہم ان سے اچھی طرح نمٹنا جانتے ہیں۔ لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو دین کی دعوت دیتے رہیں خواہ وہ اس کی دعوت قبول کرے یا نہ کرے، اس کی پرواہ نہیں کرنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۴ کا دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ نحل کی آیت نمبر: ۵ تا ۸ میں یہ بتایا گیا: اللہ تعالیٰ کے بندوں پر بے شمار انعامات ہیں: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنے انعامات شمار کراتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے تمہارے لیے ایسے چوپائے پیدا کیے جن کی کھال اور اون سے لباس بنا کر تم اپنے آپ کو سردی سے بچاتے ہو اور بعض حلال جانوروں کا تم گوشت کھاتے ہو اور اونٹ، گھوڑے، ہاتھی وغیرہ پر تم سواری کرتے ہو اور بیل، بھینس، ریوڑ کے ذریعے تمہاری عزت و شان اور مالداری ظاہر ہوتی ہے۔ اور گدھوں، خچروں کے ذریعے تم ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاری سامان منتقل کر لیتے ہو۔ یہ سب تمہارے رب کی مہربانی اور کرم ہے۔

سورۂ نحل کی آیت نمبر: ۴۱ سے پتہ چلا: ہجرت کا اجر و ثواب بہت بڑا ہے: اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے والے بندوں کے بارے میں فرمایا کہ ہم دنیا میں ان کو پہلے سے اچھا گھر، وطن والوں سے بڑھ کر ہمدرد دوست اور عزت و روزی عطا فرمائیں گے۔ اور آخرت میں ملنے والی نعمتوں اور عظیم درجات کا تو اندازہ اور تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اگر لوگوں کو وہاں کے اجر و ثواب کا یقین ہو جائے، تو اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے ہر شخص بہ خوشی ہجرت کے لیے نکل پڑے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۴ کا تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ نحل کی آیت نمبر: ۶۶ سے معلوم ہوا: اللہ تعالیٰ گوبر اور خون کے درمیان سے صاف ستھرا دودھ عطا کرتا ہے: دودھ بچوں اور تمام انسانوں کے لیے بڑی اہم غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کاریگری سے دودھ دینے والے جانوروں کے واسطے سے ہمیں یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ گائے، بھینس، اونٹ اور بکری وغیرہ جب گھاس کھاتے ہیں تو اس سے خون اور گوبر تیار ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی کمال قدرت و حکمت سے خون اور گوبر کے درمیان تھنوں کے ذریعے ہمیں صاف ستھرا اور غذا سے بھرپور دودھ عطا فرماتا ہے۔ بے شک بندوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے، ہمیں اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سورۂ نحل کی آیت نمبر: ۷۰ میں یہ نصیحت کی گئی: انسان کو اپنی طاقت پر غرور نہیں کرنا چاہیے: اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش و وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگوں کو ہم بڑھاپے کی ایسی حالت میں پہنچا دیتے ہے، جس میں اس کی جسمانی قوت اور ذہنی صلاحیت ناکارہ ہو جاتی ہے اور بچپن و جوانی کی باتیں بھولنے لگتا ہے۔ انسان کی اس حالت کو بیان کر کے متوجہ کیا جا رہا ہے کہ غافل تجھے اپنی طاقت پر غرور نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ مال و دولت، صحت و قوت، جسمانی و ذہنی صلاحیت، جوانی اور علم و عمل کی ساری قوتیں اللہ کی عطا کی ہوئی ہیں، اس لیے بڑھاپا آنے سے پہلے ان چیزوں کی قدر اور ان کا صحیح و جائز استعمال کرو۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۴ کا چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ نحل کی آیت نمبر: ۹۲ میں یہ تعلیم دی گئی: عہد کرنے کے بعد اسے ہرگز نہ توڑو: عہد توڑنے کے متعلق فرمایا گیا کہ تم عہد توڑ کر ایسی عورت کی طرح مت بن جاؤ، جس نے سوت کاتا پھر اس کو مضبوطی کے ساتھ بٹا، پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیے، پہلے تو اس نے سوت کاتنے میں محنت کی، پھر بٹنے میں محنت کی، پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ضائع کر دیے، اگر کسی عورت کا یہ حال تمہیں معلوم ہو جائے تو تم اسے بے وقوف اور احمق بتاؤ گے لہٰذا تم عہد کر کے اس کو توڑنے کی حرکت نہ کرو، ورنہ تم بھی حماقت کرنے والوں میں شمار کیے جاؤ گے۔

سورۂ نحل کی آیت نمبر: ۱۲۵ میں یہ سکھایا گیا: دعوت کا فریضہ حکمت سے انجام دو: اللہ تعالیٰ نے دعوت کے تین اہم اصول بیان فرمائے ہیں۔ ① اگر مخاطب علم و عقل رکھتا ہے تو اس کے سامنے اسلام کی تعلیم مضبوط دلائل کے ساتھ حکیمانہ انداز میں پیش کرو۔ ② اگر مخاطب سخت دل ہے تو اس کے سامنے شفقت، اچھے اخلاق اور مؤثر اور بہتر انداز میں دعوت پیش کرو۔ ③ اگر مخاطب ضدی اور ہٹ دھرم ہے تو تہذیب کے ساتھ اس کے سامنے حق کو واضح کرو اور عمدہ اسلوب میں اس کی باتوں کا جواب دو، اس کے باوجود ہدایت کا ملنا نہ ملنا اللہ کے اختیار میں ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۱۵ پہلا پاؤ حصہ) سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر: ۱ سے پتہ چلا: معراج کا سفر قدرتِ خداوندی کی بڑی نشانی ہے: حضور ﷺ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور ایک تیز رفتار براق پر سوار کر کے مسجد حرام سے بیت المقدس لے گئے، پھر آپ ﷺ نے وہاں تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت فرما کر ساتوں آسمانوں پر پیغمبروں سے ملاقات فرمائی اور پھر جنت کے ایک درخت سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے آگے بڑھے، جہاں اللہ تعالیٰ سے براہ راست ملاقات اور بات کرنے کا شرف حاصل ہوا اور وہیں امت کے لیے پانچ وقت کی نمازوں کا تحفہ عطا ہوا۔ پھر عرش و کرسی، لوح و قلم اور جنت و جہنم کی سیر کر کے مکہ مکرمہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ﷺ کو راتوں رات اتنا عظیم اور طویل سفر طے کرا دینا قدرت خداوندی کی بہت بڑی نشانی ہے۔

سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر: ۲۳ / ۲۴ میں یہ حکم دیا گیا: ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دے کر فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی ایک، یا دونوں بڑھاپے کی منزل کو پہنچ جائیں تو ان کے ساتھ شفقت و ہمدردی کا برتاؤ کرو، کسی بات پر انہیں اف تک نہ کہو اور نہ ڈانٹ ڈپٹ کرو، بلکہ ان سے عزت و عظمت کے ساتھ بات چیت کرو۔ اور ان کے لیے رحمت کے بازو بن جاؤ اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کرو: اے اللہ! انہوں نے جس پیار و محبت سے بچپن میں مجھے پالا ہے، تو بھی اسی طرح ان کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرما۔ اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی خدمت و اطاعت اور ان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۱۵ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر: ۸۸ سے پتہ چلا: تمام انسان اور جنات مل کر بھی قرآن جیسی چھوٹی سی سورت پیش نہیں کر سکتے: قرآن اللہ کا کلام ہے، جو عظمت سے بھرا ہوا ہے اور جس کے مضامین فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے بے مثال ہے۔ اس لیے کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے کہ اس کے جیسا کلام پیش کر سکے۔ اگر دنیا کے سارے انسان و جنات مل کر بھی ایک دوسرے کی مدد کریں، تب بھی اس جیسی ایک چھوٹی سی سورت بنا کر پیش نہیں کر سکتے اور نہ قیامت تک پیش کر سکیں گے۔

سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر: ۹۰ / ۹۱ میں یہ نصیحت کی گئی: ناجائز مطالبہ مت کرو: مشرکین آپ ﷺ سے ناجائز مطالبہ کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے، جب تک زمین کو پھاڑ کر ہمارے لیے ایک چشمہ نہ نکال دیں، یا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی ایسا باغ ہو جس کے درمیان آپ زمین پھاڑ کر نہریں جاری کر دیں۔ غرض اس قسم کے ناجائز مطالبات کر کے وہ اپنے آپ کو ایمان سے دور رکھنا چاہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر معاملے میں ناجائز مطالبات سے پرہیز کرنا چاہیے، ایسے مطالبات آدمی کو دین سے دور کر دیتے ہیں۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۱۵ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ کہف کی آیت نمبر: ۱۳ تا ۱۶ میں یہ پیغام دیا گیا: دین پر جمے رہنے سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد آتی ہے: ایک بت پرست بادشاہ کے دور میں چند نوجوان توحید پر قائم تھے، بادشاہ نے ان کو بت پرستی کے لیے مجبور کیا، تو یہ حضرات شہر سے نکل کر ایک غار میں چھپ گئے، اللہ تعالیٰ نے ان پر گہری نیند طاری کر دی، یہ نوجوان تین سو نو سال تک اسی غار میں پڑے سوتے رہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان کے جسموں کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھا، اتنے لمبے عرصہ تک سونے کے بعد جب انہیں بھوک کا احساس ہوا تو اپنے ایک ساتھی کو کھانا خریدنے کے لیے شہر بھیجا، اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ تین سو نو سال کے عرصے میں وہ بت پرست ظالم بادشاہ مر گیا تھا اور اس کی جگہ ایک نیک اور توحید پرست شخص بادشاہ بن چکا تھا، اس نوجوان نے کھانا خریدنے کے لیے دوکاندار کو تین سو سال پرانا سکہ دیا تو پتہ چلا کہ یہ حضرات صدیوں تک غار میں سوتے رہے، جب یہ خبر بادشاہ کو معلوم ہوئی تو اس نے ان کو بلا کر بڑا اعزاز و اکرام کیا اور ان کی وفات کے بعد بطور یادگار وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی۔ اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جب حالات ناموافق ہوں اور دین و ایمان اور صحیح عقیدے پر قائم رہنا سخت مشکل ہو اور بڑے بڑے لوگوں کے قدم اکھڑ رہے ہوں، تو ایسے مشکل وقت میں اپنے دین کی حفاظت اور اس پر ثابت قدم رہنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے اس سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد آئے گی اور ناموافق حالات میں دین پر ثابت قدم رہنا آسان ہوگا۔

قـــرآن کا پیغـــام (پارہ نمبر ۱۵ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ کہف کی آیت نمبر: ۴۵ سے یہ سبق ملا: یہ دنیا ایک دن فنا ہو جائے گی: دنیا کی زندگی اور اس کی عارضی بہار کی مثال اس زمین کی طرح ہے، جو بارش کے سبب ہری بھری ہو جائے مگر دیکھتے ہی دیکھتے زرد ہو کر سوکھ جائے اور کاٹ چھانٹ کر ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دی جائے، یہ دنیا بھی چند روز کے لیے ہری بھری نظر آتی ہے، مگر ایک دن خود انسان اور یہ دنیا فنا ہو کر چٹیل میدان میں تبدیل ہو جائے گی لہٰذا اس عارضی چہل پہل پر بھروسہ کرنا اور اپنے خالق و مالک کو بھول کر آخرت کی زندگی سے غافل ہونا بڑی جہالت و نادانی کی علامت ہے۔

سورہ کہف کی آیت نمبر: ۶۰ میں یہ نصیحت کی گئی: تواضع اختیار کرو: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو بڑے موثر انداز میں نصیحت فرما رہے تھے، لوگوں کے دلوں پر اس کا بڑا اثر ہوا اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، تو ایک شخص نے ان کی اثر انگیز تقریر سن کر سوال کیا، کیا روئے زمین پر کوئی آپ سے بڑا عالم ہے؟ تو اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اظہار حقیقت کے طور پر فرمایا کہ میں اس وقت لوگوں میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ مگر اللہ کو ان کا یہ انداز پسند نہیں آیا، تو ان کی تنبیہ کے لیے انہیں ایک ایسے بندے کا پتہ بتایا جن کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک خاص علم تھا، جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس نہیں تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر جھکائے اور بڑائی کا اظہار کرنے کے بجائے تواضع اختیار کرے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۶ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ کہف کی آیت نمبر: ۹۴ تا ۹۸ میں یہ بتایا گیا: یاجوج ماجوج کا نکلنا قیامت کی ایک اہم نشانی ہے:

یاجوج و ماجوج دو وحشی قبیلے تھے، جو دو پہاڑوں کے پیچھے رہتے تھے، تھوڑے تھوڑے وقفے سے دو پہاڑوں کے درمیان ایک گھاٹی سے نکل کر دوسرے علاقوں پر لوٹ مار اور قتل و غارتگری کرتے، جب وہاں کے لوگوں نے ذوالقرنین بادشاہ سے اس کی شکایت کی، تو بادشاہ نے تانبا پگھلائی ہوئی ایک اونچی اور مضبوط دیوار سے اس گھاٹی کو بند کر دیا، جس کی وجہ سے یاجوج و ماجوج اس پر چڑھ نہیں سکتے اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکتے ہیں، قیامت کے قریب جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو وہ اس دیوار کو توڑ کر ایک دم آدمیوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور دریا کے دریا پی کر خشک کر دیں گے۔ یاجوج و ماجوج کا نکلنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی ہے۔

سورۂ مریم کی آیت نمبر: ۱۷ تا ۲۱ میں یہ خبر دی گئی: حضرت مریم علیہا السلام بڑی پاکدامن اور نیک خاتون تھیں: حضرت مریم علیہا السلام بڑی نیک اور پاکدامن خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ بھیجا، جسے دیکھ کر وہ ڈر گئیں۔ فرشتے نے کہا: ڈرو نہیں، میں تمھیں اللہ کے حکم سے ایک پاکیزہ لڑکے کی خوش خبری دینے آیا ہوں۔ حضرت مریم علیہا السلام حیرت و تعجب سے کہنے لگیں، میرے یہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا جب کہ آج تک مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں! فرشتے نے کہا: اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، چنانچہ فرشتے نے اللہ کے حکم سے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماردی، جس کے نتیجے میں ان کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، حضرت مریم علیہا السلام نے اس کا نام عیسیٰ رکھا، جب قوم نے بچہ دیکھ کر حضرت مریم علیہا السلام کو طعنہ دیا، تو اس نے گہوارے ہی میں اپنی والدہ کی عفت و پاکدامنی کی گواہی دی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانی ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۶ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ مریم کی آیت نمبر: ۴۲ تا ۴۵ میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی: دین کی دعوت دیتے وقت سامنے والے کا احترام کریں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو بت پرستی سے روکتے ہوئے فرمایا: ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہیں، جو نہ سنتی ہیں، نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کا کوئی کام کر سکتی ہیں۔ ابا جان! میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے، جو آپ کے پاس نہیں آیا، اس لیے میری بات مان لیجیے، میں آپ کو سیدھا راستہ بتلا دوں گا۔ ابا جان! شیطان کی عبادت نہ کیجیے۔ یقین جانیے کہ شیطان خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف سے آپ کسی عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں، جس کے نتیجے میں آپ شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں۔ دیکھیے! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بت پرست باپ کو بار بار ابا جان، ابا جان کہہ کر پکارا، اس سے معلوم ہوا کہ داعی کو ہمیشہ سامنے والے کا احترام ملحوظ رکھنا چاہیے۔

سورۂ مریم کی آیت نمبر: ۶۵ میں ہمیں یہ حکم دیا گیا: عبادت میں کسی کے طعنہ کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے: حضرت جبرئیل علیہ السلام کچھ دنوں تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وحی لے کر نہ آئے، تو کفارِ مکہ آپ ﷺ کو طعنہ دے کر کہنے لگے کہ تمہارے رب نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ رسول ﷺ کو اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان کے طعنوں کی پرواہ کیے بغیر پابندی کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں۔ دیکھیے! جب پیغمبر کو پابندی سے عبادت کا حکم دیا جا رہا ہے، ہمیں تو اس کا اور بھی زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۶ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر: ۲۴ تا ۳۲ سے یہ سبق ملا: داعی مشکلات کو دور کرنے کے لیے اللہ سے دعا کرے:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توحید کی دعوت دینے کے لیے فرعون کے پاس بھیجا، تو انھوں نے فرعون اور اس کے درباریوں کی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! فرعون کے مقابلے میں تو مجھے حوصلہ عطا فرما اور دعوت کے اس عظیم الشان کام کو میرے لئے آسان فرما اور زبان کی لکنت دور فرما کر مجھے بولنے کی ایسی صلاحیت عطا فرما کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے بھائی ہارون کو اس کام میں میرا معین و مددگار بنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ داعی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے ماحول سے باخبر ہو اور پیش آنے والی مشکلات کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا کا اہتمام کرے۔

سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر: ۶۶ تا ۶۹ سے یہ تعلیم دی گئی: باطل طاقتوں سے نہیں گھبرانا چاہیے: فرعون نے جادوگروں کی بڑی جماعت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لیے ایک میدان میں جمع کیا، انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال کر لوگوں پر نظر بندی کر دی، جس سے وہ چلتے پھرتے سانپ دکھائی دینے لگے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ اگر لوگ جادوگروں کا یہ کرتب دیکھ کر دھوکے میں پڑ گئے، تو ایسی صورت میں حق کا غلبہ واضح نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اطمینان دلاتے ہوئے فرمایا: گھبرایئے نہیں، آپ ہی کی جیت ہوگی، چنانچہ انھوں نے اپنی لاٹھی ڈالی، تو وہ بڑا اژدہا بن کر جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل گئی، ہمیں بھی باطل طاقتوں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے، بلکہ اللہ کی ذات اور اس کی مدد پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۶ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر: ۱۰۰، ۱۰۱ میں یہ تنبیہ کی گئی: قرآن پر عمل نہ کرنے کا وبال بڑا سخت ہے: جو شخص دنیا میں قرآن مجید کی نصیحتوں کو قبول نہیں کرتا اور پچھلی قوموں کے عبرت انگیز حالات سے سبق حاصل نہیں کرتا اور نفسانی خواہشات میں الجھ کر اپنی زندگی برباد کرتا ہے، تو قیامت کے دن وہ اپنی بداعمالیوں کا بھاری بوجھ گردن پر اٹھاتا پھرے گا اور تمام لوگوں کے سامنے اس کی خوب ذلت و رسوائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کی ذلت سے بچائے اور قرآن مجید کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر: ۱۳۰ سے یہ معلوم ہوا: مصائب کا حل نماز میں ہے: کفارِ مکہ کے ایذا پہنچانے پر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان کی ایذاؤں پر صبر کیجیے اور پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے رہیے اور تہجد کی نماز کا بھی اہتمام کیجیے، اس سے آپ کو دشمنوں پر فتح نصیب ہوگی۔ معلوم ہوا کہ نماز کے ذریعے بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی تمام مصیبتیں اور پریشانیاں دور فرما دیتے ہیں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۷ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ انبیاء کی آیت نمبر: ۱ رمیں یہ پیغام دیا گیا: مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لینا چاہیے : انسان دنیا کے دھندوں میں اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ گویا اسے ہمیشہ یہیں رہنا ہے، کسی کی موت کی خبر سن کر اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے بھی ایک دن مرنا ہے، لیکن تھوڑی دیر کے بعد دنیا کے مزے، مال و دولت، دوست واحباب سب اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور وہ کہنے لگتا ہے کہ جب مریں گے تب دیکھا جائے گا، اس وقت تو عیش وعشرت کا سارا سامان موجود ہے، دل کھول کر مزے اڑالو لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ ہر لمحہ وہ موت کے قریب ہوتا جارہا ہے اور مرنے کے بعد اسے اعمال کا حساب دینا ہے، انسان کو پیغام دیا جارہا ہے کہ غفلت سے بیدار ہو جائے اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لے۔

سورۂ انبیاء کی آیت نمبر: ۴۱ رمیں یہ تنبیہ کی گئی : پیغمبروں کا مذاق اڑانا باعث ہلاکت ہے : اللہ تعالیٰ نے قوم کی بدسلوکی اور مذاق اڑانے پر رسول اللہ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں، پچھلی قوموں نے بھی اپنے اپنے پیغمبروں کا مذاق اڑایا ہے، جس کے نتیجے میں وہ تباہ و برباد ہوئیں، آپ صبر کا دامن تھام کر دین کی ترقی اور سر بلندی کے لیے کوشش کرتے رہیے اور ان کی مخالفت کی ذرہ برابر پرواہ نہ کریں، پچھلی قوموں کی طرح ان کا بھی وہی انجام ہوگا، ایک اہم ہدایت دی گئی ہے کہ لوگوں کے مذاق اور طعنوں کی پرواہ کیے بغیر دینی کام کرنے والوں کو اپنے کام میں لگے رہنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۷ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ انبیاء کی آیت نمبر: ۵۸ تا ۶۷ رمیں یہ تعلیم دی گئی : انسان کی بنائی ہوئی چیز معبود نہیں ہوسکتی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے بتوں کی بے بسی و بدحالی کو بیان کر کے انہیں توحید کی دعوت دی، لیکن انھوں نے ایک نہ سنی تو انھوں نے اُن کی بے بسی ظاہر کرنے کے لیے سارے بتوں کو توڑ کر کلہاڑی بڑے بت کے کندھے پر رکھ دی۔ جب اس بت پرست قوم نے اپنے بتوں کی یہ بدحالی دیکھی تو اس بارے میں انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا، تو فرمایا! مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ حرکت بتوں کے بڑے سردار نے کی ہے، اگر ان میں بولنے کی طاقت اور نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت ہے تو یہ بات خود ان ہی سے پوچھ لو، ان کی یہ بات سن کر پوری قوم لاجواب ہوگئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ایسے کمزور بتوں کو خدا ماننا کس قدر بے وقوفی اور شرم کی بات ہے! حقیقت تو یہ ہے کہ جس اللہ نے آسمان وزمین اور تمام مخلوق کو پیدا کیا، وہی عبادت کا مستحق ہے۔

سورۂ انبیاء کی آیت نمبر: ۸۳، ۸۴ رسے معلوم ہوا : صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے : حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کھیت، مویشی، غلام باندیاں، نیک اولاد، وفادار بیوی اور بہت سی نعمتوں سے نوازا تھا، وہ ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتے، اللہ تعالیٰ نے نعمتیں واپس لے کر انھیں آزمانا چاہا، ان کے کھیت جل گئے، مویشی مر گئے، اولاد ایک ساتھ دب کر مر گئی اور وہ خود ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو گئے، وفادار بیوی کے علاوہ تمام لوگوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا، لیکن حضرت ایوب علیہ السلام نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی طرح مصیبتوں پر بھی صبر کرتے رہے، اس حالت میں ایک طویل عرصہ گذارا، دشمن تو دشمن دوست بھی طعنہ دینے لگے کہ یقیناً ایوب نے کوئی سخت گناہ کیا ہے، اسی وقت حضرت ایوب علیہ السلام نے مصیبت سے چھٹکارے کی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر کے انہیں پہلے سے زیادہ نعمتیں عطا فرمائیں، ہمیں نعمتوں پر شکر کرنا چاہیے اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ان کے دور ہونے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۷ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ حج کی آیت نمبر: ۵ رمیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا : مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے : اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد تمام جانداروں کو دوبارہ زندہ کرے گا، اس حقیقت کو اس نے مثال کے ذریعے سمجھایا کہ جس طرح انسان ابتدا میں کئی مرحلوں سے گذرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اسے چلتا پھرتا انسان بناتا ہے اور جس طرح بنجر اور خشک زمین میں بارش برسا کر اسے تر وتازہ کرتا ہے اور اس سے ہر قسم کے پھل، پھول اور خوشنما چیزیں اگاتا ہے، اسی طرح وہ اپنی قدرت سے مرنے کے بعد تمام جانداروں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

سورۂ حج کی آیت نمبر: ۲۷ رمیں یہ بتایا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے حج کی فرضیت کا اعلان کرایا : خانۂ کعبہ کی تعمیر کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ تمام لوگوں میں حج کی فرضیت کا اعلان کر دیں، چنانچہ انھوں نے بلند آواز سے لوگوں کو اللہ کے گھر کا حج کرنے کی دعوت دی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز ساری دنیا بلکہ قیامت تک آنے والے انسانوں تک پہنچادی، جس کی قسمت میں حج لکھا تھا، اس نے اس آواز پر لبیک کہہ کر حاضر ہونے کا اقرار کیا، اللہ تعالیٰ ہمیں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۷ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ حج کی آیت نمبر: ۶۰، ۶۱ رمیں ہدایت دی گئی : ظلم نہیں کرنا چاہیے : اللہ تعالیٰ کو ظلم وزیادتی بہت ناپسند ہے، اللہ تعالیٰ نے مظلوم کو برابر کا بدلہ لینے کی اجازت دی ہے، بدلہ لینے کے بعد اگر ظالم دوبارہ ظلم وزیادتی کرے تو اللہ تعالیٰ نے مظلوم کی نصرت وحمایت کا وعدہ فرمایا اور اس کو مثال سے سمجھایا کہ جس طرح وہ اپنی قدرت سے ایک موسم میں دن کے وقت کو رات اور دوسرے موسم میں رات کے وقت کو دن بنا دیتا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ مظلوم کی نصرت ومدد کر کے ظالم کے مقابلہ میں اُسے فتح و کامیابی عطا فرما دیتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ ہرگز کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیے اور نہ کسی کا ناجائز طریقے سے حق مارنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

سورۂ حج کی آیت نمبر: ۷۸ رمیں یہ بتایا گیا: اسلام بہت آسان مذہب ہے : پچھلی قوموں پر ان کی سرکشی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے سخت احکام لاگو کیے گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اسلام کی شکل میں بہت ہی آسان مذہب عطا فرمایا، جس کے ہر ہر حکم میں لچک اور بے انتہا سہولتیں ہیں جیسے سفر میں نماز کا قصر کرنا، بیماری کی حالت میں تیمم کرنا اور سفر اور بیماری کی وجہ سے اس وقت روزہ نہ رکھنا وغیرہ، غرض اس کے احکام پر عمل کرنا ہر ایک کے لیے آسان ہے چاہے وہ طاقت ور ہو یا کمزور، تندرست ہو یا بیمار، جوان ہو یا بوڑھا اور مرد ہو یا عورت۔ اس لیے ہم مذہب اسلام کی قدر کریں اور اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے رب کی رضا وخوشنودی حاصل کریں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۱۸ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ مؤمنون کی آیت نمبر: ۸ رسے یہ سبق ملا: امانت کی حفاظت کرنی چاہیے: امانتوں کی حفاظت اور وعدوں کو پورا کرنا ایمان والوں کی خاص صفت ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے بڑے وعدوں اور ثواب کی خوش خبری سنائی ہے۔ امانت کئی طرح کی ہوتی ہے، جیسے کسی نے اپنا کوئی مال رکھنے کے لیے دیا ہو، یہ اس کی امانت ہے، واپس کرنے تک اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے، اسی طرح کسی نے کوئی راز کی بات کہی تو یہ بھی امانت ہے، اس کی اجازت کے بغیر اسے ظاہر کر دینا خیانت ہے، نیز ملازم اور مزدور کے لیے کام اور وقت دونوں امانت ہے، کام کے وقت کام نہ کرنا یا کام کے وقت دوسرے کاموں کو انجام دینا خیانت ہے۔ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم امانتوں کی حفاظت اور وعدوں کو پورا کریں، اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں اور کامل مومن بن کر انعاماتِ خداوندی کے مستحق بنیں۔

سورۂ مؤمنون کی آیت نمبر: ۴۵ تا ۴۸ رمیں یہ خبر دی گئی: تکبر کا انجام تباہی و بربادی ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مل کر فرعون اور اس کے درباریوں کو توحید کی دعوت دی لیکن وہ تکبر کی وجہ سے اترا کر کہنے لگے کہ کیا ہم تم جیسے بے حیثیت لوگوں پر ایمان لے آئیں حالاں کہ تمھاری قوم ہماری غلام ہے! حضرت موسیٰ علیہ السلام انھیں بار بار سمجھاتے اور معجزات پیش کر کے حق بات کی تلقین کرتے رہے لیکن دل و دماغ میں تکبر بھرا ہوا تھا، اس لیے حق بات کو جھٹلا دیا، چنانچہ اسی تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے سب کو تباہ و برباد کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ ہم سب کی تکبر و نافرمانی سے حفاظت فرمائے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۱۸ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ مؤمنون کی آیت نمبر: ۹۶ رسے یہ پتہ چلا: برائی کا جواب بھلائی سے دینا چاہیے: کفارِ مکہ کی بیہودہ حرکتوں اور ناشائستہ باتوں سے رسول اللہ ﷺ کو سخت تکلیف پہنچتی تھی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ آپ ان کی سخت باتوں کا جواب نرمی سے اور بداخلاقی کا جواب خوش اخلاقی سے دیتے رہیں۔ ان کی تمام حرکتوں کا ہمیں علم ہے، ٹھیک وقت پر انھیں سزا دی جائے گی۔ لہٰذا ہمیں برائی کا جواب ہمیشہ بھلائی سے دینا چاہیے۔

سورۂ نور کی آیت نمبر: ۱۹ رمیں یہ کہا گیا: معاشرے میں برائی پھیلانے سے معاشرہ برباد ہو جاتا ہے: جو لوگ مسلم معاشرے میں فاشی و عریانیت اور بداخلاقی پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور شہوت ابھارنے والے قصوں، اشعار اور گانوں کے پھیلانے کا کام کرتے ہیں، تصویریں بناتے ہیں اور بدکاری اور ناچ گانوں کے اڈے قائم کر کے پورے معاشرے کو تباہ و برباد کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے دنیا و آخرت میں سخت ترین عذاب ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اپنے معاشرے کو ہر طرح کی برائیوں سے پاک و صاف رکھیں اور معاشرے کے بگاڑ کا ذریعہ بننے سے اپنی حفاظت کریں۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۱۸ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ نور کی آیت نمبر: ۳۱ رمیں یہ تعلیم دی گئی: عورت غیر محرم سے پردہ کرے: اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی زیب و زینت اور سجاوٹ کے مقامات چھپانے کا حکم دیا اس لئے ضروری ہے کہ وہ باہر نکلتے وقت اپنے پورے جسم کو کسی چادر یا برقعے سے ڈھانپ لے، اور کسی غیر محرم مرد کے سامنے اپنے زیب و زینت کے اعضا کو ظاہر نہ کرے۔ عورت کا چہرہ اور ہاتھ اگر چہ ستر میں شامل نہیں ہیں۔ کام کاج اور ضرورت کے وقت ان کا کھولنا جائز و درست ہے۔ لیکن چوں کہ عورت کا چہرہ ہی حسن کا اصل مرکز ہے، اس لئے غیر محرم مردوں سے چہرے کا چھپانا بھی ضروری ہے۔

سورۂ نور کی آیت نمبر: ۳۷ رسے معلوم ہوا: تجارت کی وجہ سے اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہونا چاہیے: اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خرید و فروخت انھیں اللہ کی یاد اور اس کے احکام کو پورا کرنے سے غافل نہیں کرتی، تجارت اور کاروبار میں رہتے ہوئے بھی وہ پابندی سے نمازیں پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں، اس میں تاجروں کے لیے یہ اہم پیغام ہے کہ وہ عین کام کاج کی حالت میں بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اللہ کے حکموں کو پورا کر کے دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کریں۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۱۸ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ نور کی آیت نمبر: ۵۵ رسے ہمیں یہ سبق ملا: اللہ کا وعدہ پکا اور سچا ہے: مسلمانوں نے تیرہ سال تک کفارِ مکہ کا ظلم و ستم سہنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، مگر یہاں بھی ان کافروں نے چین سے بیٹھنے نہ دیا، ساتھ ہی یہود و منافقین بھی مسلمانوں کی مخالفت پر اتر آئے، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ضرور انھیں زمین کی حکومت و بادشاہت دے گا، خوف کی زندگی سے نکال کر امن و امان کی زندگی عطا کرے گا اور ساری دنیا میں اپنے پسندیدہ دین کو بلند کرے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا عرب و عجم پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ آج بھی مسلمان اگر مضبوط ایمان والے اور نیک اعمال کرنے والے بن جائیں تو اللہ تعالیٰ انھیں بھی زمین میں حکومت و بادشاہت اور چین و سکون کی زندگی عطا فرمائے گا۔

سورۂ فرقان کی آیت نمبر: ۱۱ تا ۱۴ رمیں یہ خبر دی گئی: دوزخ کی ہولناکی سے کافروں کے ہوش اڑ جائیں گے: دوزخ انتہائی ہولناک جگہ ہے، جس میں دہکتی ہوئی آگ اور طرح طرح کے عذاب کا سامان موجود ہے، قیامت کے دن نافرمان اور کافروں کو دور ہی سے دیکھ کر وہ مارے غصے کے بھڑکنے لگے گی، اس کے جوش و خروش اور غیظ و غضب کی آواز سن کر کافروں کے ہوش اڑ جائیں گے، پھر انھیں زنجیروں میں جکڑ کر دوزخ کی تنگ جگہ میں پھینک دیا جائے گا، جس کا دردناک عذاب چکھ کر وہ موت کی تمنا کریں گے، لیکن اس وقت اس تمنا سے کیا حاصل! نہ ان کو موت آئے گی اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۹ پہلا پاؤ حصہ) سورہ فرقان کی آیت نمبر: ۲۱ سے ہمیں یہ ہدایت ملی : فضول سوالات نہیں کرنا چاہیے : کفار مکہ حضور ﷺ کی بات نہ خود سنتے تھے اور نہ دوسروں کو سننے دیتے تھے اور حسد و تکبر کی وجہ سے طرح طرح کے اعتراضات اور فضول سوالات کرتے رہتے تھے، کبھی کہتے کہ فرشتے اتر کر آپ کے رسول ہونے کی گواہی کیوں نہیں دے دیتے؟ کبھی کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتا؟ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس طرح کے سوالات کرتے ہیں اور آپ کی بات ماننے میں وہ اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ آپ ان کے بے جا اعتراضات سے غمگین نہ ہوں۔ انھیں تکبر اور سرکشی کی سزا مل کر ہی رہے گی۔ معلوم ہوا کہ جب انسان کے سامنے حق بات آجائے تو فضول سوالات سے بچتے ہوئے اسے قبول کر لینا چاہیے۔

سورہ فرقان کی آیت نمبر: ۲۵ تا ۲۷ میں یہ بات بتائی گئی : قیامت کے دن صرف اللہ کی بادشاہت ہوگی : قیامت کے دن آسمان پھٹ پڑیں گے، اوپر سے بادل کی طرح ایک چیز نازل ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ کی تجلی اترے گی، اس کے ساتھ بے شمار فرشتوں کا ہجوم ہوگا۔ جو میدان محشر میں اتریں گے۔ اس دن صرف اللہ کی بادشاہت ہوگی اور اسی کا حکم چلے گا، اس کی مرضی کے بغیر کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اس دن اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو اپنی رحمت سے نوازے گا اور گنہگار شرمندگی سے اپنے ہاتھ کاٹتے ہوئے کہیں گے کاش! ہم نے دنیا میں رسول کا کہنا مان لیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختی اور اس کی ناراضگی سے ہماری حفاظت فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۹ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ شعراء کی آیت نمبر: ۳، ۴ میں یہ تعلیم دی گئی : داعی کا کام صرف سمجھانا ہے : رسول اللہ ﷺ مکہ والوں کو رات دن توحید و رسالت کی دعوت دیتے، آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ ہر فرد اسلام قبول کر کے ہمیشہ کے لیے کامیاب ہو جائے، لیکن کفار مکہ اسلام قبول کرنے کے بجائے مخالفت پر اتر کر اپنی پسند کے معجزات کا مطالبہ کرنے لگتے، اس سے آپ ﷺ کو بہت تکلیف ہوتی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ایمان نہ لانے کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک نہ کیجیے، اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی نشانی اتار کر ان سب کو ایمان لانے پر مجبور کر دیں لیکن چونکہ دنیا امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے، اس لیے یہاں ان پر کوئی زبردستی نہیں کی جاتی، آپ کا کام تو صرف سمجھا دینا ہے، آگے ایمان لانا یا نہ لانا ان کا کام ہے۔ پتہ چلا کہ داعی اسلام لانے پر کسی کو مجبور نہ کرے، البتہ اس کے قبول کرنے کی ترغیب دیتا رہے۔

سورہ شعراء کی آیت نمبر: ۳۰ تا ۳۳ میں یہ بتایا گیا : معجزہ نبوت و رسالت کی سچائی کی دلیل ہے : اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کی سچائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات عطا فرماتے ہیں، چناں چہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کو توحید اور اپنی رسالت کی سچائی ظاہر کرنے کے لیے لاٹھی کو زمین پر ڈالا، تو وہ اژدہا بن کر دوڑنے لگی اور بغل میں ہاتھ ڈال کر نکالا تو سورج کی طرح چمکنے لگا، ان معجزات کو دیکھنے کے باوجود فرعون ایمان نہیں لایا۔ معلوم ہوا کہ معجزات دیکھنے کے بعد توحید و رسالت کو قبول کرنا نیک اور سمجھدار بندوں کی نشانی ہے اور تکبر کی بنا پر انکار کرنا ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کی عادت ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۹ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ شعراء کی آیت نمبر: ۱۲۸ تا ۱۳۰ سے یہ سبق ملا : اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا انجام عبرتناک سزا ہے :

عاد بڑی طاقت ور قوم تھی، یہ لوگ اپنی شہرت کی خاطر شاندار عمارتیں اور اونچے اونچے منارے تعمیر کیا کرتے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور جھوٹی شہرت کی خاطر تعمیری کاموں میں دولت ضائع کرنے سے روکا۔ اور نیک کاموں میں خرچ کرنے کی تعلیم دی۔ مگر وہ لوگ دنیا کے عیش و راحت میں ایسے مشغول تھے کہ حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کا ان کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے سخت آندھی کے ذریعے ان کو تباہ و برباد کر ڈالا اور انھیں آنے والی قوموں کے لیے عبرت کا سامان بنا دیا۔

سورہ شعراء کی آیت نمبر: ۲۰۵ تا ۲۰۷ میں ہدایت ملی : دنیا کی عیش و عشرت پر اترانا نہیں چاہیے : کفار مکہ کو نافرمانی پر عذاب سے ڈرایا جاتا تو وہ مذاق میں کہتے کہ اپنا عذاب جلدی سے لے آؤ۔ ان کا خیال تھا کہ ہم پر کبھی عذاب نہیں آسکتا، ہم تو عیش و عشرت اور ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گذار رہے ہیں، اگر ہم لوگ غلط راستے پر ہوتے تو یہ سارے عیش اور مزے ہمیں کیوں دیے جاتے؟ تو انھیں تنبیہ کی گئی کہ جلدی عذاب نہ دے کر تمہیں مہلت دی جا رہی ہے، پھر بھی اگر نہ سنبھلے تو سخت عذاب تمھیں آ پکڑے گا، پھر تمھیں دوبارہ سنبھلنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ عیش و عشرت کی زندگی کامیابی کی دلیل نہیں ہے، لہٰذا عیش و راحت پر ہرگز نہ اترانا چاہیے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۱۹ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ نمل کی آیت نمبر: ۱۷ تا ۱۹ میں یہ خبر دی گئی : نعمت کا شکر ادا کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے :

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بڑی حکومت و سلطنت عطا فرمائی تھی، انسانوں کی طرح جنات اور پرندوں پر بھی ان کی حکمرانی تھی، جب ان کے لشکر میں جنات، انسان اور پرندے شامل ہو کر چلتے تو انھیں قابو میں کرنے کا خاص اہتمام کیا جاتا۔ ایک مرتبہ اُن کا لشکر چیونٹیوں کی ایک وادی پر گذرا، تو یہ دیکھ کر چیونٹیوں کی رانی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا: تم اپنے گھروں میں گھس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر تمھیں بے خبری میں کچل ڈالے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام یہ سن کر ہنس پڑے اور اس عظیم سلطنت اور بڑی نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کی: ① اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو جو نعمتیں آپ نے عطا فرمائیں ہیں ان پر مجھے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ② اپنی رضا کے لیے مزید نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ③ اپنی رحمت سے مجھے نیک بندوں میں شامل فرما۔ اس سے پتہ چلا کہ ہمیں نعمتوں پر اترانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

سورہ نمل کی آیت نمبر: ۴۵، ۴۶ سے معلوم ہوا : استغفار پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے : حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ مگر قوم نے ماننے کے بجائے ان سے جھگڑنا شروع کر دیا۔ حضرت صالح نے انھیں بہت سمجھایا اور نہ ماننے پر اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو کہنے لگی وہ عذاب ہم پر جلدی کیوں نہیں آجاتا۔ انہوں نے فرمایا: کم بختو! ایمان و ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کرتے، الٹے عذاب طلب کرنے میں جلدی کر رہے ہو۔ ابھی موقع ہے کہ گناہوں سے توبہ کر لو تا کہ اللہ کی رحمت کے مستحق بن سکو۔ معلوم ہوا کہ توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اپنے بندوں کو رحمت میں چھپا لیتا ہے، اس لیے ہمیں توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہیے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۰ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ نمل کی آیت نمبر: ۸۰، ۸۱ ر میں یہ پیغام دیا گیا: حق سے منہ موڑنے والے اندھے بہرے ہیں:

حضور ﷺ لوگوں کے ساتھ شفقت وہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے۔ انھیں توحید کی دعوت دے کر جہنم کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرتے تھے۔ لوگوں کے نہ ماننے پر آپ کو بڑا رنج وغم اور صدمہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ذمہ داری حق کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ زبردستی دین میں داخل کرنا آپ کا کام نہیں۔ یہ لوگ دین کے قبول کرنے میں اندھے، بہرے اور مردہ لوگوں کی طرح ہیں۔ اطاعت وفرماں برداری اور حق بات کو ماننا تو مسلمانوں کا کام ہے۔

سورۂ قصص کی آیت نمبر: ۶ ر سے یہ پتہ چلا: اللہ کا فیصلہ ہر تدبیر پر غالب رہتا ہے: جب فرعون کو یہ خبر ملی کہ بنی اسرائیل کا ایک بچہ میری حکومت کے زوال کا سبب بنے گا تو اپنی حکومت بچانے کے لیے اس نے بنی اسرائیل کے پیدا ہونے والے بچوں کو ذبح کرانا شروع کر دیا، مگر فرعون کی تدبیریں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مقابلے میں ناکام ہو گئیں، اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو اسی کی گود میں اسی کے بستر اور محل میں شاہانہ انداز میں پرورش کرایا، بالآخر وہی موسیٰ علیہ السلام اس کی تباہی اور دریا میں غرق ہونے کا سبب بنے، اور بنی اسرائیل کو اس کی غلامی سے نجات اور ظلم وستم سے آزاد کرانے میں کامیاب ہوئے اور زمین میں حکومت واقتدار کے مالک بنے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۰ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ قصص کی آیت نمبر: ۱۵ تا ۱۷ ر سے یہ معلوم ہوا: گناہوں سے معافی اور توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے:

انبیائے کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک صاف اور معصوم ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود توبہ واستغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس میں بندوں کے لیے نصیحت ہے کہ جب انبیاء گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ تو ہم گناہ گاروں کو ہر دم اپنے گناہوں کی معافی اور توبہ واستغفار کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ کیوں کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرتا ہے۔ تو وہ اپنی رحمت سے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ قصص کی آیت نمبر: ۵۹ ر میں یہ خبر دی گئی: ظلم وسرکشی پر اللہ کی پکڑ ہے: کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ہمارا مذہب پسند نہیں اور وہ ہمارے کام سے ناراض ہے تو ہمیں پچھلی قوموں کی طرح ہلاک کیوں نہیں کر دیتا؟ تو ان کو جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو لوگوں کے ہلاک کرنے کا شوق نہیں ہے، سب سے پہلے وہ اپنا کوئی پیغمبر مرکزی علاقے میں بھیجتا ہے جو انھیں سیدھے راستے کی بار بار دعوت دیتا ہے، لیکن لوگ جب اپنی ظالمانہ روش پر اڑے رہتے ہیں، تب انھیں سزا دی جاتی ہے، اس لیے تم اس خوش فہمی میں ہرگز نہ رہو کہ اللہ تم سے خوش ہے، بلکہ تمہارے ظلم وسرکشی کے حد سے گزرنے پر وہ تمھیں بھی پچھلی قوم کی طرح ہلاک وبرباد کر دے گا۔ اس لیے تمہیں ظلم وسرکشی اور نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۰ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ قصص کی آیت نمبر: ۶۷ ر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نجات کا دارومدار ایمان پر ہے: اللہ تعالیٰ نے دنیا میں خوشحالی وآخرت میں کامیابی کا راز بتایا کہ انسان دنیا میں خواہشات کا غلام نہ بنے، سرکشی اور نافرمانی کرنا چھوڑ دے، ایک اللہ پر سچے دل سے ایمان لائے، کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرے اور اللہ کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے نیک کام کرتا رہے اور برے کاموں سے بچتا رہے تو ہر ایسا بندہ حقیقی طور پر دنیا وآخرت میں کامیاب ہوگا۔ ایسے لوگ ہی حقیقت میں کامیاب ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان وعمل صالح ہی دنیا میں خیر وبرکت اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔

سورۂ قصص کی آیت نمبر: ۷۶ تا ۷۸ ر میں یہ ہدایت دی گئی: مال ودولت کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرنا چاہیے: اللہ تعالیٰ نے قارون کا واقعہ بیان کر کے مالداروں کو چند ہدایات دی ہیں: ① اپنے مال ودولت پر ہرگز اترانا نہیں چاہیے۔ ② مال ودولت کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کر کے اپنی آخرت بنانے کی فکر کرنی چاہیے۔ ③ آخرت بنانے کی فکر میں دنیا کی ضروریات کو بالکل نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ④ مال ودولت کا حقیقی مالک اللہ ہے، اس نے اپنے فضل سے تمہیں اس میں سے عطا کیا ہے۔ لہٰذا تم بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں کو اپنے مال میں شریک کرو۔ ⑤ مال ودولت کے نشے میں چور ہو کر ہرگز کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرو۔ ⑥ اس غلط فہمی میں مت رہو کہ ہم نے مال ودولت اپنے عملی تجربے اور کوشش سے کمایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہیں عطا فرمایا ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۰ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ عنکبوت کی آیت نمبر: ۲، ۳ ر میں یہ بات بتائی گئی: اہل ایمان کو ان کے درجوں کے اعتبار سے آزمایا جاتا ہے: ہر آدمی کا امتحان اس کی دینی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے، جس قدر انسان اپنے لین دین میں مضبوط ہوگا اسی قدر امتحان میں سختی کی جاتی ہے۔ چنانچہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہوتا ہے پھر ان سے فیض اٹھانے والے صحابہ، تابعین اور نیک بندوں کا ہوتا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کھرے کھوٹے اور جھوٹے سچے میں پہچان کراتا ہے اور سچے ونیک بندوں کو ان کے صبر پر بے پناہ اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھتے ہوئے دین کے بارے میں ثابت قدم رہنا چاہیے۔

سورۂ عنکبوت کی آیت نمبر: ۶ ر میں یہ پیغام دیا گیا: محنت کا پھل ضرور ملتا ہے: اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے، اس کو نہ کسی کی اطاعت سے کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نا ہی کسی کی نافرمانی کا نقصان پہنچتا ہے۔ البتہ بندہ اپنے رب کی اطاعت وفرماں برداری میں جتنی زیادہ محنت ومجاہدہ کرے گا اتنا ہی دنیا وآخرت میں اس کا پھل ملے گا، اس لیے اللہ کی راہ میں محنت ومجاہدہ کرنے والوں کو کبھی بھی یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ ہم اتنی محنت کر کے اس پر کچھ احسان کر رہے ہیں بلکہ یہ اس کریم ذات کا احسان ہے کہ اس نے تمہارے بھلے اور نفع کے لیے تمہیں اطاعت وعبادت اور ریاضت ومجاہدے کی توفیق عطا فرما دی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۱ پہلا پاؤ حصہ) سورہ روم کی آیت نمبر: ۹ رمیں خبر دار کیا گیا: نافرمانی کا انجام بہت برا ہے : دنیا میں قوم عاد و ثمود اور ان جیسی بہت سی قومیں پیدا ہوئیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں بڑی قوت و طاقت عطا فرمائی تھی چنانچہ انھوں نے زمین کھود کر بڑے بڑے چشمے بہائے اور عمدہ کھیتاں اگائیں اور پہاڑوں کو تراش کر اونچے اونچے محل بنائے مگر ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے کفر و شرک اور بھیجے گئے پیغمبروں کی اطاعت کے بجائے نافرمانی میں مبتلا ہوگئے۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انھیں تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے محلات کو کھنڈروں میں تبدیل کر کے آنے والی نافرمان قوموں کے لیے عبرت کا سامان بنا دیا۔

سورہ روم کی آیت نمبر: ۲۲ رمیں بتایا گیا: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مختلف شکلوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے : اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کو پیدا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کروڑہا کروڑ انسان دنیا میں آئے۔ لیکن یہ اللہ کی عجیب قدرت ہے کہ کسی ایک انسان کی شکل بھی دوسرے سے نہیں ملتی یہاں تک کہ ایک ملک کے کسی انسان کی شکل بھی دوسرے ملک کے کسی انسان سے نہیں ملتی، اسی طرح زبان سب کے پاس ایک ہی ہے لیکن ہر ملک، ہر علاقے اور ہر قبیلے کی بولیاں الگ الگ ہیں اور ابتدا سے لے کر آج تک نئی نئی صورتیں اور بولنے کے نئے نئے طور طریقے نکلتے چلے آئے لیکن اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اس نے گوشت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں مختلف زبانیں بولنے کی کیسی صلاحیت رکھ دی ہے۔ یقیناً وہی عبادت و اطاعت کا مستحق ہے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۱ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ روم کی آیت نمبر: ۲۸ رمیں یہ ہدایت دی گئی: اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں۔ شرک بہت بڑا گناہ ہے جس کی سزا جہنم ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مثال سے سمجھایا کہ جب تم ملازم و نوکر اور خادم کو کسی بھی چیز کے استعمال میں اپنی طرح اختیار نہیں دیتے اور ان کو تھوڑا مال بھی خرچ کرنے میں اپنا شریک بنانا گوارہ نہیں کرتے۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان، جنات، فرشتوں یا کسی اور مخلوق کو اپنی خدائی میں شریک کرنا گوارہ کر لے۔ اس لیے انسان کو شرک سے بچنا چاہیے۔ اور اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔

سورہ روم کی آیت نمبر: ۳۸ رمیں یہ درس دیا گیا: ضرورت مندوں کی خبر گیری کرو : اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے اور وہی ہمیں رزق عطا فرماتا ہے اور وہی اپنے فضل سے بندوں کو مال و دولت عطا فرماتا ہے اور غریبوں، مسکینوں اور رشتے داروں پر خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پھر جو بندہ اللہ کے حکم کے مطابق غریبوں پر مال خرچ کرتا ہے اور لوگوں کے مالی حقوق ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اللہ کے حکم کے مطابق متعلقین کے مالی حقوق ادا کرنا چاہیے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۱ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ لقمان کی آیت نمبر: ۳۳ رسے پتہ چلا: قیامت کے دن اپنے پرائے ہوجائیں گے : قیامت کے دن دنیا کے تمام انسان ایک بڑے میدان میں جمع ہوں گے، ہر شخص کو اپنی نجات کی فکر ہوگی۔ اس ہولناکی کے عالم میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، اپنے پرائے ہوجائیں گے، نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا، نہ بیٹا باپ کے۔ وہاں صرف انسان کا اپنا عمل کام آئے گا۔ لہٰذا اس دن کی ذلت و رسوائی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم دنیا کی زندگی کے دھوکے سے نکل کر آخرت کی تیاری میں لگ جائیں۔

سورہ سجدہ کی آیت نمبر: ۱۵ر۱۶ رسے معلوم ہوا : نیک بندے اللہ کی اطاعت میں مست رہتے ہیں : اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ان کو قرآنی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو خوف و ڈر کے مارے سجدے میں گر جاتے ہیں اور زبان سے اللہ کی حمد و تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور ان کے دل غرور و تکبر سے پاک ہوتے ہیں۔ رات میں نرم گرم بستروں کو چھوڑ کر خوف و امید کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اللہ کے سامنے عبادت و نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں اور عبادت میں ہونے والی کوتاہی سے ڈرتے ہیں اور اس سے معافی کی امید رکھتے ہیں۔ اور دین کے کاموں میں مال خرچ کرتے ہیں۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۱ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ احزاب کی آیت نمبر: ۶ رمیں یہ ہدایت دی گئی : ہر معاملے میں حضور ﷺ کی اتباع کرو: تمام مومنین کو ہدایت و ایمان نبوت کے نور سے ملا ہے۔ اس لیے روحانی تعلق اور ایمانی رشتہ کی بنیاد پر آپ ﷺ کی ذات مومنین کے نزدیک ماں باپ کے رتبہ و درجے سے بھی بڑھ کر ہے کیوں کہ ماں باپ کے ذریعے ہم کو دنیا کی عارضی زندگی ملی ہے، لیکن حضور ﷺ کے فیض و برکت سے ہمیں آخرت کی راحت و دائمی زندگی ملی ہے یہ امت پر آپ کی بڑی شفقت و ہمدردی اور عظیم احسان ہے، اس محبت و تعلق کا تقاضہ ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں آپ ﷺ کی اتباع کریں۔

سورہ احزاب کی آیت نمبر: ۲۲ رسے معلوم ہوا: آزمائش کے وقت ثابت قدم رہو : احزاب کے موقع پر جب دشمنوں نے چاروں طرف سے مسلمانوں کو گھیر لیا اور فوج کی فوج مسلمانوں کی طرف آنے لگی تو سچے ایمان والوں نے فوراً سمجھ لیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرنے کا وقت آگیا ہے، یہ سوچ کر ان کے دل سے خوف بالکل ہی جاتا رہا اور وہ اللہ کی مدد کے منتظر رہتے ہوئے مقابلے کی تیاری میں لگ گئے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیج کر ان کو کامیابی عطا فرمائی۔ اس سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش آئے تو ہمیں استقامت اختیار کرنا چاہیے اور اللہ کی طرف سے مدد کی امید رکھنا چاہیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

قــرآن کاپیغــام (پارہ نمبر ۲۲ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ احزاب کی آیت نمبر: ۳۷ رمیں یہ تعلیم دی گئی: غلط رسم کو ختم کرنے کی پہلے خود کوشش کرنی چاہیے:

اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی بچے کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیتا جسے لے پالک کہتے ہیں تو وہ اسے گود لینے والے کا اصلی بیٹا سمجھتے اور اسی کی طرف نسبت کرکے پکارتے اور حقیقی بیٹے کی طرح اس کے ساتھ معاملہ کرتے! چنانچہ جب آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا اور اپنی پھوپی زاد بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح کردیا لیکن نباہ نہ ہونے کی وجہ سے حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی تو آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ نے ان سے نکاح کرکے یہ بتلادیا کہ لے پالک بیٹا چونکہ اصلی بیٹا نہیں ہوتا، اس لیے اس کی مطلقہ بیوی سے عدت گذارنے کے بعد نکاح کرنا جائز ہے۔اس سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ اگر معاشرے میں کوئی غلط رسم چل پڑے تو اسے ختم کرنے میں اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیے۔

سورۂ احزاب کی آیت نمبر: ۵۶ رمیں یہ ہدایت دی گئی: درود شریف کا اہتمام کرنا چاہیے: حضور ﷺ کے ذریعے ہمیں ایمان کی سب سے بڑی دولت اور ہدایت کی سب سے بڑی نعمت حاصل ہوئی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ انعام واحسان اور تعریف کی مستحق آپ ﷺ کی ذات ہے۔ان تمام احسانات کا شکریہ ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے حق میں جزائے خیر کی دعا کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔خود اللہ تعالیٰ نے ہم کو حضرت محمد ﷺ کے لیے صلاۃ وسلام، خاص رحمتیں وبرکتیں اور بلند درجات، شفاعت اور مقام محمود پر فائز ہونے کی دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری اور پوری امت کی طرف سے آپ ﷺ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور قیامت کے دن آپ کی شفاعت عطا فرمائے۔آمین۔

قــرآن کاپیغــام (پارہ نمبر ۲۲ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ احزاب کی آیت نمبر: ۷۲ ر ۷۳ رمیں یہ درس دیا گیا: انسان نے امانت کا بوجھ اٹھایا ہے تو اسے ادا کرے: ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کو امانت کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے احکام کا پورا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی امانت کا ادا کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس امانت کے بوجھ کو بڑی بڑی طاقت ور مخلوق: آسمان، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا پھر اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اس امانت کو پیش کیا، تو انہوں نے اس امانت کے بوجھ کو اپنے سر اٹھالیا۔لہٰذا اب جو لوگ اس امانت کا حق ادا نہیں کریں گے اور ایمان لاکر احکام خداوندی پر عمل نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں عذاب میں مبتلا کریں گے اور جو مومن بندے اس امانت کے ادا کرنے میں کوتاہی پر توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ توبہ اور بخشش کا معاملہ فرمائیں گے۔لہٰذا ہمیں اللہ کے احکام کو پورے طور پر ادا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

سورۂ سبا کی آیت نمبر: ۱۵ رتا ۱۷ رمیں آگاہ کیا گیا : نعمت کی ناشکری کا انجام بہت برا ہے: اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کو بڑا سرسبز علاقہ، شاندار مکانات وعمدہ باغات اور ہر قسم کی سہولت کا سامان عطا فرمایا تھا، مگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایات پر چل کر نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے بجائے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہوئے گناہوں میں مبتلا ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہت بڑے اور مضبوط بند کو توڑ دیا اور سب کو ڈبو کر ہلاک کردیا۔اس قرآنی واقعے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ خوش حالی میں اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے نافرمانیوں سے بچنا چاہیے۔

قــرآن کاپیغــام (پارہ نمبر ۲۲ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ سبا کی آیت نمبر: ۳۹ رسے پتہ چلا: روزی مقدر سے ملتی ہے: اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے جسے چاہتا ہے زیادہ رزق عطا فرمادیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کے رزق میں تنگی پیدا کردیتا ہے۔غرض رزق کی کمی زیادتی اللہ کے یہاں کسی کے محبوب ونامقبول ہونے کی علامت نہیں، ہاں اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی حیثیت کے مطابق راہ خدا میں خرچ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کا بدلہ ضرور عطا فرمائے گا، اس لیے ہمیں دنیاوی برکت اور آخرت کے اجر کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق اللہ کے راستے اور خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا چاہیے۔

سورۂ فاطر کی آیت نمبر: ۱۰ رمیں بتایا گیا : ساری عزت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے: بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو خوش کرنے کے لیے حکومت، سیاست، تجارت، رہن سہن، وضع قطع اور شکل وصورت میں کافروں کی مشابہت اور ان کا طور طریق اختیار کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح سے ہم باعزت سمجھے جائیں گے، حالانکہ عزت ایمان اور نیک اعمال کرنے میں ہے اور ساری عزت اللہ ہی کے قبضے میں ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اس لیے سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کو ناراض کرکے کوئی عزت حاصل نہیں کرسکتا۔اگر دنیا میں کسی کافر، فاسق کو بظاہر کوئی عزت حاصل ہے تو وہ وقتی ہے، آخرت کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں، اس لیے ہمیں آخرت کی دائمی زندگی اور عیش وراحت حاصل کرنے کے لیے نیک کام کرنا چاہیے۔اللہ کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے بچنا چاہیے۔

قــرآن کاپیغــام (پارہ نمبر ۲۲ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ فاطر کی آیت نمبر: ۱۵ رمیں بتایا گیا: انسان اللہ کا محتاج ہے: انسان ضرورت اور حاجت کے وقت دوسرے کا سہارا تلاش کرتا ہے اور نادانی وجہالت کی بنیاد پر کبھی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا سہارا ڈھونڈ کر بڑی غلطی کربیٹھتا ہے، کیوں کہ ہر چیز اللہ کی مدد کی محتاج ہے اور ایک محتاج دوسرے کی کیا مدد کرسکتا ہے، انسان کی حاجت تو وہی احکم الحاکمین پوری کرسکتا ہے، جو ہر قسم کے عیب سے پاک اور ہر ضرورت سے بے نیاز ہے۔وہ ہماری عبادت کا محتاج نہیں ہم ہی عبادت واطاعت میں اس کے محتاج ہیں اور اس میں خود ہمارا ہی فائدہ ہے۔اس لیے اپنے نفع کے لیے ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

سورۂ فاطر کی آیت نمبر: ۴۵ رسے پتہ چلا : اللہ تعالیٰ گناہوں پر فوری پکڑ نہیں کرتا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ لوگوں کے گناہوں پر فوری پکڑ نہیں کرتا بلکہ ان کو سنبھلنے، غور وفکر اور توبہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، اگر بندہ توبہ کرلیتا ہے تو اس کے گناہ کو معاف کردیتا ہے۔اگر بالفرض بندوں کے گناہوں پر فوری گرفت کرکے سزا دیتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہتا۔مگر اس نے مہلت دے کر بندوں پر بڑا کرم فرمایا۔اس لیے وقت آنے سے پہلے پہلے توبہ واستغفار کرکے اللہ کو راضی کرلینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۳ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ یٰس کی آیت نمبر: ۵۱ رتا ۵۴ ر سے معلوم ہوا: قیامت کے دن کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا : جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہو کر اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، فرشتے ان کو جلد جلد دھکیل کر میدان حشر لے جائیں گے، قیامت کا ہولناک منظر دیکھ کر کفار کہیں گے: ہائے ہماری کم بختی! ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھا دیا؟ انھیں جواب دیا جائے گا کہ یہی وہ قیامت ہے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور رسول جس کی برابر خبر دیتے رہتے تھے اور تم جھٹلاتے تھے۔ یہ صور بس ایک سخت آواز ہوگی، جس کے بعد سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے، اور سب کا حساب لیا جائے گا، ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، نہ کسی کی نیکی ضائع کی جائے گی اور نہ کسی کو جرم سے زیادہ سزا دی جائے گی، ٹھیک ٹھیک انصاف ہوگا۔ اللہ ہمیں اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حساب کی سختی سے ہماری حفاظت فرمائے۔

سورۂ صٰفّٰت کی آیت نمبر: ۴۰ رتا ۴۸ ر میں بتایا گیا: نیک بندوں کو تصور سے بالا نعمتیں ملیں گی : جو بندے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ آخرت میں ان کا خوب اکرام واعزاز فرمائیں گے اور راحت وآرام اور لطف وسرور کے لیے ان کی چاہت کے مطابق ساری چیزیں عطا کریں گے، کھانے کے لیے عمدہ قسم کے میوے اور پھل، پینے کے لیے لذیذ ترین مشروبات، بیٹھنے کے لیے اعلیٰ قسم کی مسہریاں، دل بہلانے کے لیے نیچی نگاہ والی حسین وجمیل عورتیں۔ ان کے علاوہ ایسی ایسی نعمتیں عطا کی جائیں گی، جن کا اس دنیا میں تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حکموں پر چلنے کی توفیق اور آخرت میں جنت نصیب فرمائے۔ آمین

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۳ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ صٰفّٰت کی آیت نمبر: ۸۵ رتا ۹۶ ر سے سبق ملا: صرف اللہ ہی کی عبادت کرو : اللہ کے عظیم پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم کو اللہ کی عبادت کا حکم اور بتوں کی پرستش سے منع فرمایا۔ اور ان کی بے بسی سے قوم کو آگاہ کرنے کیلئے انوکھا انداز اختیار کیا، ایک مرتبہ جب سارے لوگ شہر سے باہر میلے میں گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانے میں جا گھسے اور تمام بتوں کو توڑ پھوڑ کر برا حال کر دیا۔ اس بری گت کو دیکھ کر قوم کے لوگ آپ کے پاس آئے تو ان سے کہا: تم اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں کو پوجتے ہو؟ حالانکہ ان کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ نہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ اپنے ہی کو نقصان سے بچا سکتے ہیں۔ اب تم خود ہی فیصلہ کرلو کہ ایسے مجبور وبے کس خدا کیوں کر ہوسکتے ہیں؟ سنو! عبادت کے لائق صرف ایک اللہ ہے وہی نفع ونقصان کا مالک اور ہم سب کا خالق ہے۔ لہٰذا ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنا چاہیے۔

سورۂ صٰفّٰت کی آیت نمبر: ۱۴۲ رتا ۱۴۴ ر سے سبق ملا: ذکر وتسبیح کے بڑے فائدے ہیں : جب مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا تو آپ مچھلی کے پیٹ میں بھی اللہ کے ذکر وتسبیح میں لگے رہے، تسبیح پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ وہ آپ کو پیٹ سے نکال کر ایک کھلے میدان میں ڈال دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر حضرت یونس تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر وتسبیح کا فائدہ دنیا وآخرت دونوں جگہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خوب ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۳ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ صٓ کی آیت نمبر: ۲۶ ر میں یہ پیغام دیا گیا: انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو : حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ حکومت وسلطنت بھی عطا فرمائی تھی، اللہ تعالیٰ نے حکومت کے بارے میں انھیں دو نصیحت فرمائی۔ ① لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ ② اور نفسانی خواہش کی پیروی مت کرو ورنہ نفسانی خواہش تمھیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی اور اللہ کے راستے سے بھٹکنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔ یہ دو نصیحت دراصل ہر فیصلہ کرنے والے کے لیے ہے۔ عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ فیصلہ کرنے والوں کے دل میں اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر ہو اور جس کے دل میں خدا کا خوف اور آخرت کی فکر نہ ہو تو اس کے ہاتھ سے انصاف کا دامن چھوٹ جاتا ہے اور وہ ظلم کرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا خوف اور آخرت کی فکر نصیب فرمائے۔

سورۂ صٓ کی آیت نمبر: ۳۵ رتا ۳۷ ر سے معلوم ہوا: ساری کائنات اللہ کے تابع ہے : حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے میرے رب! میری بخشش فرما دے، اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو، بے شک آپ خوب دینے والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں انسانوں پر حکومت کے ساتھ ساتھ جنات، پرندوں اور ہواؤں پر بھی حکومت عطا فرمائی، جنات کو جو خدمت سپرد کرتے وہ اسے انجام دیتے، آپ جہاں چاہتے ہوا وہاں آپ کو پہونچا دیتی۔ یقیناً زمین، آسمان، پانی، ہوا اور کائنات کی ساری چیزیں اللہ کے حکم کے تابع ہیں، جو بندہ اللہ کی فرماں برداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کائنات کو اس کے تابع بنا دیتے ہیں۔ وہی حالات کو بنانے اور بگاڑنے والا ہے، ہواؤں کو نفع نقصان کا حکم دینے والا بھی وہی ہے، اس لیے اسی کو راضی رکھنا چاہیے اور اسی سے ہر چیز کا سوال کرنا چاہیے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۳ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ زمر کی آیت نمبر: ۷ ر میں یہ نصیحت کی گئی: عبادت میں انسان ہی کا فائدہ ہے : اللہ کی عبادت واطاعت میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے، اللہ کا کوئی فائدہ نہیں، اسے ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں، وہ بے نیاز ذات ہے اور اللہ کی معصیت ونافرمانی میں انسان کا اپنا ہی نقصان ہے، اللہ کا کوئی نقصان نہیں، اس کی سلطنت وبادشاہت میں لوگوں کی نافرمانی سے کوئی کمی نہیں آتی، خلاصہ یہ کہ کسی کے ماننے نہ ماننے سے اس کی خدائی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان وجنات میرے انتہائی نافرمان بن جاؤ تب بھی میری سلطنت وبادشاہت میں ذرہ برابر کمی نہ ہوگی۔ اس لیے ہمیں اپنی ضرورت سمجھ کر اہتمام کے ساتھ عبادت کرنی چاہیے۔

سورۂ زمر کی آیت نمبر: ۱۷ ر ۱۸ ر سے پتہ چلا: عقل مند بندے اللہ کے فرماں بردار ہوتے ہیں : اللہ کے وہ بندے جو اللہ اور اس کے رسول کی باتیں غور سے سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور اپنی زندگی اسلامی طریقے کے مطابق گذارتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور ان کے لیے جنت کی خوش خبری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ صفات عطا فرمائے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۴ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ زمر کی آیت نمبر: ۳۶ / ۳۷ سے معلوم ہوا: اللہ تعالیٰ بندے کی حفاظت کے لیے تنہا کافی ہے:

جب رسول اللہ ﷺ مشرکین کو توحید کی دعوت دیتے اور ان کے سامنے بتوں کی مذمت و بے بسی کا تذکرہ کرتے تو وہ جواب میں کہتے: ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہو ورنہ وہ تم کو پاگل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ وہ اپنے بندے کی حفاظت کے لیے تنہا کافی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، خوب سن لو! ہدایت کے بدلے گمراہی اختیار کرنا تمہاری تباہی کی علامت ہے۔ ایک دن وہ تمھیں ضرور سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ گمراہی سے ہماری حفاظت فرمائے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ زمر کی آیت نمبر: ۷۱ / ۷۲ میں بتایا گیا: کافر لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے: قیامت کے دن کافروں کو ان کے اعمال کے اعتبار سے مختلف جماعت بنا کر ذلت کے ساتھ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ جب وہ دوزخ کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کا داروغہ ملامت کرتے ہوئے ان سے کہے گا: کیا تمہارے پاس ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات اور عذاب سے ڈراتے تھے؟ وہ کافر کہیں گے: بے شک آئے تھے، مگر ہم نے ان کا کہنا نہیں مانا جس کی وجہ سے جہنم کے عذاب کے مستحق ہو گئے اور ہمیشہ کے لیے اس میں داخل کر دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس برے ٹھکانے سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۴ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ مؤمن کی آیت نمبر: ۷، ۸ سے پتہ چلا: فرشتے ایمان والوں کے لیے دعا کرتے ہیں: عرش اٹھانے والے فرشتے اہل ایمان، ان کے والدین اور بیوی بچوں کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! انہیں ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے ماں باپ، نیک و صالحہ بیوی کو بھی جنت عطا فرما۔ اے اللہ! تو بڑی قوت و طاقت اور حکمت کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فرشتوں کی ان دعاؤں میں شامل فرما کر جنت کی تمام نعمتوں سے فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سورۂ مؤمن کی آیت نمبر: ۳۵ میں یہ درس دیا گیا: سرکشی کی وجہ سے دل پر مہر لگ جاتی ہے: جو لوگ بغاوت و سرکشی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں، تو ان کا مزاج جھگڑالو ہو جاتا ہے: وہ بلا دلیل اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے رہتے ہیں حالانکہ یہ جھگڑے بازی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بڑی نفرت کی چیز ہے اور اہل ایمان بھی اس کو پسند نہیں کرتے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ ایسے سرکش و نافرمان اور متکبر لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں حق قبول کرنے کی ذرا بھی صلاحیت نہیں رہتی۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۴ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ مؤمن کی آیت نمبر: ۶۶ میں یہ ہدایت دی گئی: اللہ کی اطاعت کرو: حضور ﷺ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے باطل اور جھوٹے معبودوں کی عبادت و اطاعت سے منع فرمایا ہے اور صرف رب العالمین کی عبادت و اطاعت اور اسی کے سامنے سر جھکانے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل بھی موجود ہیں لہٰذا تم صرف اسی کی عبادت کرو۔ اس سے پتہ چلا کہ ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے، قدرت خداوندی کے بے انتہا اور کھلے نشانات دیکھنے کے بعد بھی اگر کوئی اللہ کے سامنے اپنا سر نہ جھکائے اور اس کے حکموں کی اتباع نہ کرے تو اس سے بڑا بدقسمت اور محروم کوئی نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ مؤمن کی آیت نمبر: ۷۰ تا ۷۲ میں تنبیہ کی گئی: پیغمبر کی تعلیم کو جھٹلانے کا انجام برا ہے: جو لوگ پیغمبر کی لائی ہوئی کتابوں اور تعلیمات کو جھٹلاتے ہیں، قیامت کے دن انھیں سخت عذاب میں گرفتار کیا جائے گا، ان کے گلے میں طوق اور زنجیریں ڈال کر انھیں کھولتے ہوئے گرم پانی میں گھسیٹا جائے گا اور پھر انھیں کھینچ کر جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۴ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ حٰم سجدہ کی آیت نمبر: ۹ / ۱۰ میں یہ تعلیم دی گئی: انسان کو وقار و اطمینان سے کام کرنا چاہیے: اللہ تعالیٰ بڑی حکمت اور علم و قدرت کا مالک ہے اس نے اپنی مخلوق کے لئے دو ۲ دن میں زمین اور دو دن میں اس پر دریا، پہاڑ اور انسانی ضروریات کی دوسری چیزیں، خوراک و غلہ جات کا انتظام فرمایا۔ اور دو ۲ دن میں ساتوں آسمان پیدا فرمائے، اس طرح دنیا کی پیدائش چھ دن میں مکمل ہو گئی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ اپنی قدرت سے ان تمام چیزوں کو ایک لمحہ میں پیدا کر دیتا، مگر اس نے ان چیزوں کو بتدریج پیدا کر کے انسان کو اطمینان و وقار کے ساتھ کام کرنے کی تعلیم دی ہے۔

سورۂ حٰم سجدہ کی آیت نمبر: ۲۰ / ۲۱ سے پتہ چلا: قیامت کے دن اعضا گواہی دیں گے: قیامت کے دن جب گنہگار لوگ اپنے جرم اور گناہ کا زبان سے انکار کریں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے اعضاء کو بولنے کی طاقت دیں گے، چناں چہ ان کے کان، آنکھیں اور جسم کی کھالیں جرم کا اقرار کرتے ہوئے ان کے خلاف گواہی دیں گی، تو وہ حیران و پریشان ہو کر اپنے اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی حالاں کہ ہم تمہارے ہی بچاؤ کی خاطر لڑ جھگڑ رہے تھے؟ ان کے اعضاء کہیں گے کہ جس اللہ نے ہر بولنے والی چیز کو بولنے کی قوت دی ہے آج اسی اللہ نے ہمیں بھی بولتا کر دیا، پھر وہ ان کے سارے جرم و کرتوت کھول کر رکھ دیں گے، اس وقت گنہگار پچھتائیں گے لیکن اس وقت کا پچھتانا کچھ کام نہ آئے گا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۵ پہلا پاؤ حصہ) سورہ حٰم سجدہ کی آیت نمبر:۴۹ رمیں یہ ہدایت دی گئی : اپنے اندر صبر وشکر کی صفت پیدا کرو : انسان برابر اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرتا رہتا ہے اوراس سے مال ودولت اور صحت وعافیت طلب کرتا رہتا ہے۔ جب تک یہ چیزیں اس کے پاس رہتی ہیں تو خوش وخرم رہتا ہے۔ اور اگر غربت وناداری اور رنج وغم لاحق ہوجائے تو مایوس ہوکر بیٹھ جاتا ہے مگر جو لوگ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں، وہ امیری وغریبی اور صحت و بیماری کو اللہ کی طرف سے سمجھتے ہیں، نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں، ساتھ ہی مصیبتوں کے دور ہونے کی اللہ سے دعا کرتے ہیں، ہمیں بھی اپنے اندر صبر وشکر کی صفات پیدا کرنا چاہیے۔

سورہ شوریٰ کی آیت نمبر: ۲۷ رمیں بتایا گیا: روزی دینا اللہ کے ذمے ہے : ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے، وہی ہر ایک کو روزی دیتا ہے، کسی کو کم تو کسی کو زیادہ۔ اور اس میں اللہ کی بڑی حکمتیں ہیں جن کو وہی جانتا ہے۔ البتہ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک حکمت یہ بتلائی ہے کہ اگر وہ سب کو ان کی مرضی کے مطابق مال ودولت دے دیتا تو سب زمین پر بغاوت وشرارت کرنے لگتے اور زمین کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ لہٰذا وہ اپنی مشیت اور ارادے کے تحت ایک خاص اندازے سے روزی اتارتا ہے تاکہ حسن وخوبی کے ساتھ دنیا کا نظام چلتا رہے اور ایک دوسرے کی ضرورت پوری ہوتی رہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۵ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ شوریٰ کی آیت نمبر: ۳۰ رمیں بتایا گیا: مصیبت بد اعمالی کا نتیجہ ہے : بندے کو جو کوئی مصیبت یا سختی پیش آتی ہے اس کا سبب اس کے برے اعمال وافعال ہی ہوتے ہیں۔ تاکہ آئندہ کے لیے وہ چوکنا ہوجائے اور وہ توبہ واستغفار کرکے گناہوں سے باز آجائے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ بندے کے بہت سے گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہے، یہ اس کے رحم وکرم ہی کا اثر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سورہ شوریٰ کی آیت نمبر: ۴۵ رمیں یہ ہدایت دی گئی: آخرت کی تباہی سب سے بڑا خسارہ ہے : آدمی پر دنیا میں کتنی ہی بڑی مصیبت آجائے، کاروبار میں کتنا ہی بڑا خسارہ ہوجائے، آگ لگ جائے، سب جل کر خاک ہوجائے، پھر بھی وہ زندگی کے اسباب اکٹھا کرلیتا ہے اور پہلے کی طرح زندگی کو پرسکون بنالیتا ہے۔ لیکن اگر اس نے اپنی آخرت کو تباہ کرلیا اور اپنے اہل وعیال کو غلط راستے پر ڈال دیا، تو یہ اس کا اور اس کی اولاد کا اتنا بڑا خسارہ ونقصان ہے کہ اس کو پورا کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں آنے کی تمنا کرے گا، مگر اس کی یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۵ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ زخرف کی آیت نمبر: ۳۶ / ۳۸ رسے یہ ہدایت ملی : لاپروائی اختیار کرنے والے کا ساتھی شیطان ہوتا ہے : جو شخص اللہ کی نصیحت اور اس کے ذکر سے غفلت ولاپروائی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان کو مسلط کردیتا ہے۔ جو اس کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اسے سیدھی راہ سے روکتا رہتا ہے، اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں راہ راست پر ہوں۔ یہاں تک کہ جب اللہ کے دربار میں آئے گا تو یہی شخص کہے گا کہ! اے کاش میرے اور تیرے درمیان پورب وپچھم کے درمیان جیسی دوری ہوتی۔ تو تو بڑا ہی بدترین ساتھی نکلا۔ اللہ تعالیٰ غفلت ولاپرواہی اور شیطانی تصرف سے ہماری حفاظت فرمائے۔

سورہ زخرف کی آیت نمبر: ۷۱ رسے معلوم ہوا : جنتی کی ہر خواہش پوری ہوگی : دنیا میں آدمی خواہ کتنا ہی مالدار ہوجائے، دولت کے ڈھیر کے ڈھیر جمع کرلے، عیش وعشرت کے سارے اسباب اکٹھا کرلے۔ پھر بھی اس کے دل کی خواہش اور تمنائیں ختم نہیں ہوتیں، اور ہزاروں خواہشیں وہ اپنے جنازے کے ساتھ لے کر اس دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے۔ لیکن جنت میں جنتی کی ہر خواہش وآرزو پوری کی جائے گی یہاں تک کہ اس کے دل میں کوئی خواہش وآرزو باقی ہی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے جنت اور اس کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۵ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ دخان کی آیت نمبر: ۴۰ رتا ۴۲ رسے سبق ملا : قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا : انسان کے اچھے برے ہر عمل کے لیے فیصلے کا دن متعین ہے، اس دن ہر شخص کا حساب ہوگا، کوئی کسی تعلق والے کے ذرا بھی کام نہیں آئے گا۔ اور نہ کوئی کسی کی مدد کرسکے گا۔ ہاں اگر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہ اپنے مومن بندوں کو سفارش کی اجازت دے گا، اس کے رحم وکرم اور مومنین کی سفارش سے بہت سے لوگ جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم وکرم سے ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔ آمین۔

سورہ جاثیہ کی آیت نمبر: ۱۴ رمیں یہ نصیحت کی گئی : نافرمانی کرنے والوں کا معاملہ اللہ کے حوالے کرو : اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ہدایت فرمائی کہ تم ان نافرمانوں کا معاملہ اللہ کے حوالے کردو جو اس کی رحمت سے ناامید اور عذاب سے بے فکر ہوکر تمہیں تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ خود ہی انھیں اپنے کرتوت کا مزہ چکھادے گا اور تم کو صبر کرنے پر بہترین صلہ عطا فرمائے گا۔

سورہ جاثیہ کی آیت نمبر: ۳۰ / ۳۱ رسے پتہ چلا : ایمان کا بدلہ جنت اور کفر کا بدلہ جہنم ہے : اللہ تعالیٰ ایمان وعمل صالح کرنے والوں کو اپنی رحمت سے جنت اور اس کی نعمتیں عطا فرمائے گا، یہ حقیقت میں مومنین کے لیے بڑی اور کھلی کامیابی ہوگی۔ اور جن اہل کفر نے غرور وتکبر کی وجہ سے قرآن اور حضور ﷺ کی نصیحتوں کو جھٹلایا اور اللہ کے حکموں کو توڑ کر زندگی گزاری ہوگی ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۶ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ احقاف کی آیت نمبر: ۱۱ر میں یہ بتایا گیا: حق بات سے اعراض کرنا بربادی کا سبب ہے: مشرکین مکہ یہودی علماء کی بڑی قدر کرتے تھے، ان کو آسمانی ہدایت اور زمانے کے حالات سے باخبر سمجھتے تھے۔ جب حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا تو اس کی تصدیق کے لیے یہ لوگ یہودی علماء کے پاس آئے۔ علماء نے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کردی تو مشرکین مکہ مایوس ہوکر کہنے لگے، اگر اسلام قبول کرنے اور ایک ساتھ مل کر اسلام کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا۔ لیکن جب عبداللہ بن سلام جیسے یہودی میں کوئی خیر اور بھلائی ہوتی تو ہم جیسے عقل منداور مال دار لوگ ان غریبوں سے پہلے ایمان قبول کرلیتے یہ تو پرانے لوگوں کی جھوٹی باتیں ہیں۔ غرض یہ بہانہ ان کی بربادی کا سبب بنا اس لئے عقل مند انسان وہ ہے جو رسم و رواج اور باطل عقیدوں کے مقابلے میں حق اور سچ بات کو قبول کرلے۔

سورۂ احقاف کی آیت نمبر: ۳۲ر میں یہ خبر دی گئی: داعی کی بات نہ ماننا باعث نقصان ہے: جو شخص اللہ کے داعی کی بات نہ مانے اور کفر و شرک چھوڑ کر ایمان قبول نہ کرے تو ایسا شخص خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے، وہ جب مرنے کے بعد اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا تو نہ کہیں بھاگ کر اللہ کی پکڑ سے بچ سکے گا اور نہ اللہ کے مقابلے میں اس کی کوئی مدد کرسکے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ داعی کی بات ماننے میں خود اپنا ہی فائدہ اور نہ ماننے میں اپنا ہی نقصان ہے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۶ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ محمد کی آیت نمبر: ۷ر سے یہ ہدایت ملی: دینی کام میں مدد کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے:

اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے، وہ اپنے دین کی مدد کے لیے کسی کا محتاج نہیں، سب اس کے محتاج ہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے دینی کام کرنے والوں کی فضیلت وعظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم دین کے لیے جدوجہد اور کوشش کرتے رہوگے، تو اللہ تعالیٰ دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہارے قدم جمادے گا۔ اس لئے ہمیں دینی جدوجہد جاری رکھنا چاہیے۔

سورۂ محمد کی آیت نمبر: ۱۵ر سے یہ معلوم ہوا: اہل جنت کے لیے مختلف قسم کی نعمتیں ہوں گی: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جنت میں ایسے پانی کی نہر تیار کر رکھی ہے، جس کی بو و مزے میں کبھی کوئی فرق نہیں آئے گا اور دودھ کی ایسی نہریں ہیں کہ مدت گزرنے کے باوجود اس کا مزہ نہیں بدلے گا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے بڑی لذیذ ہوں گی جس میں کسی طرح کا نشہ نہیں ہوگا اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہوں گی۔ غرض اللہ کی طرف سے زندگی کی حفاظت کے لیے پانی، غذا کے لیے دودھ، سرور ونشاط کے لیے شراب اور صحت وتندرستی کی بقا کے لیے شہد خالص کا بھرپور انتظام ہوگا۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۶ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ حجرات کی آیت نمبر: ۱ر میں یہ حکم دیا گیا: شریعت کے مقابلہ میں اپنی رائے سے فیصلہ مت کرو:

حضور ﷺ کی خدمت میں جب کوئی وفد آتا تو آپ اُن میں سے کسی کو امیر بنادیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیلہ بنو تمیم کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما امیر کے بارے میں خود ہی مشورہ کرنے لگے اور اختلاف رائے کی وجہ سے دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس معاملے میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کسی چیز کے بارے میں حکم ملنے کی امید ہو۔ اس کا فیصلہ آگے بڑھ کر اپنی رائے سے مت کیا کرو۔

آج بھی نہ جانے کتنے مسلمان شریعت کے مقابلے میں اپنی رائے اور باپ داداؤں کی رسموں کو اہمیت دے کر اپنی آخرت برباد کرلیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کے مقابلے میں شریعت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ حجرات کی آیت نمبر: ۱۰ر سے یہ سبق ملا: اہل ایمان کے درمیان صلح کرادینا بڑے اجر کا کام ہے: مسلمان ایمانی رشتے کی بنیاد پر آپس میں خونی رشتے سے بھی بڑھ کر صلح وصفائی کرانا آپس کی رنجش وغلط فہمی کو دور کرنا، ٹوٹے دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرنا، روٹھے ہوئے ہیں، اس لئے ان کے درمیان بھائیوں کے درمیان صلح ومصالحت کرادینا بڑے اجر وثواب کا کام ہے، اس اجر عظیم کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم صلح وصفائی کے وقت عدل وانصاف پر قائم رہیں اور بے جا حمایت سے بچیں اللہ تعالیٰ اس طرز عمل سے خوش ہوکر ہمارے اوپر رحم فرمائے گا۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۶ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ قٓ کی آیت نمبر: ۳ تا ۱۱ر میں یہ تعلیم دی گئی: مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے: جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے میں شک کرتے ہیں ان کے بارے میں بتلایا گیا کہ اس میں کسی کو بالکل بھی شک نہ ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑی زبردست قدرت وحکمت کا مالک ہے۔ ذرا اس کی قدرت کا اندازہ لگائیے کہ کس طرح اس نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو ہموار کیا، اس میں بلند وبالا پہاڑوں کو قائم کیا، دیکھو! وہ کس طرح مردہ زمین کو بارش کے قطروں سے زندہ کرتا ہے، یہاں تک کہ کچھ ہی دنوں میں پوری زمین لہلہا اٹھتی ہے۔ سن لو! اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں بھی زندہ کرکے لا کھڑا کرے گا۔

سورۂ قٓ کی آیت نمبر: ۳۱ تا ۳۵ر میں یہ بات بتائی گئی: اچھی صفات والے اہل جنت میں سے ہیں: جو مومن بندے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور گناہوں سے محفوظ رہ کر ہر دم اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری اور حکموں کو پورا کرتے ہیں اور بن دیکھے اس کے غصے اور جلال سے ڈرتے ہیں اور پاکیزہ دمنور دل لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ ایسے مبارک ونیک بندوں کے لیے جنت سجائی جائے گی۔ انھیں ہمیشہ ہمیش کے لیے اس میں داخل کیا جائے گا اور فرشتے ان کے رب کا سلام پہنچائیں گے، وہاں ان کی ہر خواہش پوری کی جائے گی اور دیدار الٰہی سے سرفراز کیا جائے گا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۷ پہلا پاؤ حصہ) سورہ طور کی آیت نمبر: ۲۱ میں یہ پیغام دیا گیا: نیک بندوں کی اولاد کا بھی اعزاز و اکرام کیا جائے گا:

نیک بندوں کا اللہ تعالیٰ جنت میں بڑا اعزاز و اکرام فرمائے گا اور ان کی ہر آرزو و تمنا پوری کرے گا، ان کی جو اولاد ایمان پر قائم ہوگی اور ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیک کام انجام دیتی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعزاز و اکرام اور عزت افزائی کے لیے ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملا دے گا۔ اور یہ ان پر محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہوگا۔

سورہ نجم کی آیت نمبر: ۲۸ تا ۳۰ سے یہ معلوم ہوا: دنیاوی علوم آخرت میں کوئی کام نہیں آئیں گے: جو لوگ دنیا کی زندگی کو اپنا مقصود بنا لیتے ہیں اور اپنی پوری صلاحیت اس پر لگا دیتے ہیں اور شب و روز اسی کو کمانے میں لگے رہتے ہیں اور آخرت کی زندگی سے غافل ہو کر اللہ کے احکام اور قرآنی آیتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور مرنے کے بعد کی زندگی اور ثواب و عذاب پر یقین نہیں رکھتے تو انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ دنیا کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود آخرت کے بارے میں ان کا علم صفر ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس غفلت کو دور فرمائے اور قرآن کریم میں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۷ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ قمر کی آیت نمبر: ۶ تا ۸ میں یہ بات بتائی گئی: قیامت کا منظر ہولناک ہوگا: قیامت کے دن جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام انسان اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور بڑی تیزی کے ساتھ حساب و کتاب کے لیے میدان حشر کی طرف روانہ ہو جائیں گے، اس دن کروڑوں انسان ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیلے ہوئے ہوں گے۔ ندامت و شرمندگی اور گناہوں کے احساس سے نظریں جھکی ہوئی ہوں گی، اس ہولناک منظر کو دیکھ کر کافر لوگ کہیں گے: یہ وہی سخت دن ہے جس کا دنیا میں ہم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

سورہ رحمٰن کی آیت نمبر: ۲ تا ۴ میں یہ خبر دی گئی: بندوں پر اللہ کا احسان ہے: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت قرآن کریم ہے، جو پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس امانت کی حفاظت کے لیے انسان کا انتخاب کیا۔ اور اس کو لکھنے، پڑھنے، بولنے اور دلی جذبات و احساسات کو بیان کرنے کی قوت عطا فرمائی اور اس کے معانی کو سمجھنے کی صلاحیت سے نوازا۔ انسان کو پیدا کر کے اسے بولنے و سمجھنے کی صلاحیت عطا کرنا اور اس کی ہدایت و رہنمائی کے لیے قرآن کریم کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۷ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ رحمٰن کی آیت نمبر: ۳۳ سے یہ پتہ چلا: کوئی چیز اللہ کی قدرت سے باہر نہیں ہے: اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کو اپنے قبضے اور کنٹرول میں کئے ہوئے ہے، کوئی بھی چیز یا جاندار اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ اس لیے اس مالک و خالق نے سارے انسان و جنات کو مخاطب کر کے فرمایا: اگر تم زمین و آسمان کے کناروں سے نکل سکتے ہو تو نکل کر دکھاؤ۔ مگر یاد رکھو تمہارے اندر زمین و آسمان کی حدوں سے نکلنے کی قدرت ہی نہیں ہے، جس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی بازپرس اور عذاب سے بھاگ کر کہیں اور چلے جاؤ، اس لیے کفر و معصیت اور گناہوں سے توبہ کرو، اور اس کی نعمتوں پر شکر کرو۔

سورہ رحمٰن کی آیت نمبر: ۳۹ تا ۴۱ میں بتایا گیا: قیامت کے دن مجرموں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا: قیامت کے دن کسی بھی انسان و جن سے اس کے گناہوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے سوال نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے سب کچھ معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکم سے مجرموں کے ہاتھ پاؤں ان کے جرموں کی گواہی دیں گے، وہ اپنے چہروں کی سیاہی اور نیلی آنکھوں کی وجہ سے خود ہی پہچان لیے جائیں گے، ان کو پیشانی اور پاؤں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۲۷ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ حدید کی آیت نمبر: ۱ تا ۴ میں یہ تعلیم دی گئی: انسان کی عقل اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت کا احاطہ نہیں کر سکتی:

اللہ تعالیٰ نے اپنے علم و قدرت اور اختیار وغیرہ جیسی چند اہم صفات کو ذکر فرمایا ہے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔ آسمان و زمین میں سب جگہ اسی کا حکم چلتا ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی طاقت اس کے تصرف کو روک نہیں سکتی، اس کی کوئی ابتدا و انتہا نہیں ہے، عرش سے فرش تک اور ذرّے سے آفتاب تک ہر چیز اس کے وجود کی روشن دلیل ہے اس کے باوجود کوئی اس کی ذات و صفات کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ انسانی عقل و دماغ اس کی کسی ایک صفت کا نہ احاطہ کر سکتی ہے اور نہ اپنی رائے سے اس کی کچھ کیفیات بیان کر سکتی ہے، اس نے آسمان و زمین کو صرف چھ دنوں میں پیدا کیا، وہ زمین کے اندر و باہر اور آسمان پر چڑھنے اور اترنے والی ہر چیز کو جانتا ہے، وہ اپنے علم و قدرت کے اعتبار سے تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے ہر عمل کو دیکھتا ہے۔

سورہ حدید کی آیت نمبر: ۲۲، ۲۳ میں یہ حکم دیا گیا: انسان نعمتوں میں شکر اور مصیبتوں پر صبر کرے: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دنیا میں کبھی مال و دولت اور نعمت و راحت اور کبھی فقر و فاقہ اور تکلیف و مصیبت کے ذریعہ آزماتا ہے، نادان لوگ عیش و راحت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اور نیک اعمال کو چھوڑ کر دنیا کی لذتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور مصیبت میں بے صبری و مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرے تاکہ شکر کے ذریعہ نعمتوں میں اضافہ اور صبر کے ذریعہ اللہ کی طرف سے اجر کے مستحق بن جائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۸ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ مجادلہ کی آیت نمبر: ۷ رمیں یہ پیغام دیا گیا: مسلمانوں کے خلاف سرگوشی نہیں کرنا چاہیے: حضور ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد یہودیوں سے امن وصلح کا معاہدہ کرلیا تھا۔اس لیے وہ کھل کر مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش نہیں کرسکتے تھے مگر وہ اسلام ومسلمانوں سے اپنے بغض وحسد کا اس طرح اظہار کرتے کہ جب کسی مسلمان کو اپنے قریب آتے دیکھتے تو باہم سرگوشی ،خفیہ مشورے، آنکھوں اور انگلیوں سے اشارے کرنے لگتے۔جس سے مسلمانوں کو بڑا رنج وغم اور صدمہ ہوتا۔اللہ تعالیٰ نے انھیں اس طرح کی سرگوشی اور خفیہ مشوروں سے منع فرمایا۔کسی انسان کو تکلیف پہنچانے کے لیے آپس میں خفیہ مشورے،غلط تدبیر اور اشارے نہیں کرنا چاہیے۔

سورۂ حشر کی آیت نمبر: ۱۰ رسے ہمیں یہ خبر ملی: مومن بندہ اپنے بڑوں کا احترام کرتا ہے: مومن بندے اپنے بڑوں کا احترام کرتے ہیں،ایمان میں سبقت وپہل کرنے کی وجہ سے ان کو اپنے سے افضل سمجھتے ہیں،ان کے انتقال کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں،اللہ کی عنایت ورحمت پر یقین رکھتے ہیں،اور اہل ایمان سے محبت کرتے ہیں۔ان کے بارے میں اپنے دلوں کو بغض وکینہ سے پاک وصاف رکھنے کی اللہ سے دعا کرتے ہیں۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۸ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ حشر کی آیت نمبر: ۲۲ / ۲۴ رسے یہ سبق ملا: اسمائے حسنیٰ کی بہت بڑی فضیلت ہے: اللہ تعالیٰ نے سورۂ حشر کی آخری تین آیتوں میں بہت سے اسمائے حسنیٰ (اچھے ناموں) کا تذکرہ کیا ہے جو اس کی صفاتِ جلال وجمال اور عظمت وکمال پر دلالت کرتے ہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت وشان ظاہر کرنے کے لیے ۹۹ رصفاتی ناموں کا انتخاب کیا ہے،جو بندہ ان ناموں کو پڑھ کر اللہ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی اور ان ناموں کو یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔

سورۂ ممتحنہ کی آیت نمبر: ۱۳ رسے یہ ہدایت ملی: جن لوگوں پر اللہ کا غصہ ہے،ان سے دوستی مت کرو: بعض غریب وسادہ مسلمان یہودیوں کو مسلمانوں کی خبریں پہنچادیا کرتے تھے، جس کی وجہ سے وہ ان غریب مسلمانوں کو کچھ پھل وغیرہ دے دیا کرتے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی کہ کسی مومن کی یہ شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے دوستی کا معاملہ کرے جن پر کفر وشرک اور نافرمانی کی وجہ سے ہر وقت اللہ کا غصہ اور غضب نازل ہوتا رہتا ہے۔یہ ایسے بدعقیدہ لوگ ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور گناہوں کی سزا اور آخرت کے عذاب کا یقین نہیں رکھتے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۸ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ صف کی آیت نمبر: ۹ رمیں یہ تعلیم دی گئی: اسلام دنیا کے تمام مذاہب پر غالب ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے اور دلائل کی بنیاد پر اس کو دنیا کے تمام باطل مذاہب پر غالب کیا ہے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی وعدہ فرمایا ہے کہ جب بھی مسلمان اسلام کے اصول اور شرائط وآداب کی رعایت کریں گے اور ایمان وتقویٰ کی راہوں پر چلیں گے اور راہِ خدا میں ثابت قدم رہیں گے، تو دنیا پر ان کی حکومت وسلطنت قائم ہوجائے گی۔الحمد للہ خلفائے راشدین کے زمانے میں یہ وعدہ پورا ہوچکا اور ان شاء اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوکر اللہ کا یہ وعدہ پورا فرمائیں گے۔

سورۂ صف کی آیت نمبر: ۱۴ رمیں یہ خبر دی گئی: اللہ کے دین کی مدد کرنی چاہیے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھیوں کو حواری اور حضور ﷺ کے ساتھیوں کو صحابہ کہا جاتا ہے۔جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے مشکل گھڑی میں ان کا ساتھ دیا،ان کے دین کی نصرت ومدد کا اعلان کیا اور اس کے لیے قربانیاں دیں، اسی طرح اگر ہم بھی دین اسلام کے لیے قربانیاں دیں گے،تو اللہ تعالیٰ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۸ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ طلاق کی آیت نمبر: ۲، ۳ رمیں ہمیں یہ بتایا گیا: تقویٰ کے بہت فائدے ہیں: جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور ہر حال میں اس کے حکموں پر چلتا ہے اور اطاعت کے معاملے میں ہر قسم کی تکلیف برداشت کرتا ہے،تو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں اسے دو اہم انعامات سے نوازتا ہے۔① اللہ تعالیٰ اس کے لیے تمام مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنادیتا ہے ② اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والے کو ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔دنیا وآخرت کی راحت وکامیابی کے لیے ہمیں ہر حال میں تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔

سورۂ تحریم کی آیت نمبر: ۸ رمیں یہ تعلیم دی گئی: سچی پکی توبہ کرنی چاہیے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پکی سچی توبہ کرنے کا حکم دیا اور گناہوں کو معاف کرکے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا،حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکی سچی توبہ کے لیے ۶ رشرطیں بیان فرمائی ہیں ① اپنے گذشتہ گناہوں پر ندامت وشرمندگی ہو۔ ② فرائض وواجبات کی قضا کرے۔ ③ اگر ظلم کے ذریعہ کسی کا مال لیا ہو،تو اس کو واپس کرے۔ ④ کسی کو زبان یا ہاتھ سے ستایا ہو،تو اس سے معافی مانگے۔ ⑤ آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔ ⑥ اس گناہ ونافرمانی کے کام کو چھوڑ کر اللہ کی اطاعت وفرماں برداری کے کام کرنے لگے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پکی سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۹ پہلا پاؤ حصہ) سورہ قلم کی آیت نمبر: ۴ر میں یہ پیغام دیا گیا: قرآن کریم حضور ﷺ کے اخلاق و اعمال کی تفسیر ہے:

اللہ تعالی نے اس پوری کائنات میں اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کو سب سے افضل بنایا ہے اور اخلاق کے بلند ترین مقام پر فائز فرمایا ہے، آپ کے اخلاق و اعمال قرآن کی تفسیر ہیں۔ قرآن کریم جس نیکی وخوبی اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے، وہ تمام خوبیاں فطری طور پر آپ ﷺ کے اندر موجود ہیں، اسی لیے اللہ تعالی نے اپنے کلام میں آپ کے اخلاق و عادات اور بلند کردار کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی اپنے محبوب کی سیرت پر عمل اور اخلاق و کردار کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورہ قلم کی آیت نمبر: ۱۷ تا ۳۳ر میں یہ خبر دی گئی: بخل کا انجام ہلاکت اور بربادی ہے: بعض مرتبہ اللہ تعالی بخیلی و کنجوسی کرنے والے کا مال و دولت اور کھیت و باغات تباہ کر کے لوگوں کے لیے سامانِ عبرت بنا دیتا ہے، اس طرح کا ایک عبرت آمیز واقعہ بیان کیا گیا کہ ایک نیک صالح آدمی اپنے باغ کی پیداوار کا اچھا خاصا حصہ غریبوں اور محتاجوں پر تقسیم کیا کرتا تھا، اس کے انتقال کے بعد بیٹوں نے فیصلہ کیا کہ ہمارا باپ بے وقوفی کی وجہ سے اتنی پیداوار غریبوں پر تقسیم کیا کرتا تھا۔ اب ہم کسی کو کچھ نہیں دیں گے اور صبح سویرے خاموشی سے جا کر باغ کے سارے پھل توڑ لائیں گے، مگر ان کی بدنیتی اور غریبوں کو ان کے حق سے محروم کرنے کے ارادے کے سبب اللہ تعالی کا غصہ بھڑک اٹھا اور سارے باغ کو جلا کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا، اللہ تعالی بدنیتی و بخیلی سے ہماری حفاظت فرمائے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۹ دوسرا پاؤ حصہ) سورہ حاقہ کی آیت نمبر: ۴۸ تا ۵۰ر میں یہ بتایا گیا: قرآن کریم سراپا نصیحت ہے: قرآن کریم پرہیزگار اور نیک لوگوں کے لیے سراپا نصیحت ہے، وہ اپنے ماننے والوں کی پوری رہنمائی کرتا ہے اور سیدھی راہ بتاتا ہے۔ اس لیے ہر انسان کو اس میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔ جو لوگ اس کتاب پر ایمان نہیں رکھتے حسرت کے عالم میں کہیں گے: کاش! ہم بھی اس قرآن پر ایمان لے آتے مگر اس دن حسرت و افسوس ان کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

سورہ معارج کی آیت نمبر: ۲۲ تا ۳۵ر سے یہ معلوم ہوا: انسانوں کی بھلائی اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گذارنے میں ہے: جو انسان اپنی بھلائی چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنی پوری زندگی کو اللہ کے حکم کے مطابق گزارے، پابندی کے ساتھ نمازیں ادا کرے، اپنے مال میں سے کچھ حصہ غریبوں اور محتاجوں کے لیے نکالے، آخرت پر یقین رکھے، اللہ کے عذاب سے ہمیشہ ڈرتا رہے، کبھی اس سے بےفکر ہو کر نہ بیٹھے، اپنی جنسی خواہش جائز طریقے پر پوری کرے، امانتوں کا خیال رکھے اور عہد و پیمان کو نبھائے اور اگر کبھی گواہی دینے کی ضرورت ہو، تو سچی گواہی دے اور اپنی نماز کا پورا دھیان رکھے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہے، یہی لوگ جنت میں پہنچ کر عزت و اکرام کے ساتھ رہیں گے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۹ تیسرا پاؤ حصہ) سورہ جن کی آیت نمبر: ۱۶ر میں اللہ تعالی نے فرمایا: ایمان و اطاعت خیر و برکت کا سبب ہے: جب مکہ والوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور ظلم و ستم کرنے میں حد کر دی، تو اللہ تعالی نے انہیں قحط اور خشک سالی میں مبتلا کر دیا، جس کی وجہ سے وہ بڑے پریشان ہوئے۔ اس موقعہ پر اللہ کی طرف سے انہیں تنبیہ کی گئی کہ اگر یہ لوگ ظلم و شرارت سے باز آ کر سیدھے راستے پر چلتے، تو اللہ تعالی ان کا قحط دور کر دیتا اور رحمت کی بارش سے سارے ملک کو سیراب کر دیتا۔ اس سے معلوم یہ ہوا کہ ایمان و اطاعت کے سبب اللہ کی طرف سے خیر و برکت اور اس کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

سورہ مدثر کی آیت نمبر: ۶، ۷ر سے یہ ہدایت ملی: ہدیہ صرف اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے دینا چاہیے: اللہ تعالی نے یہ اہم ہدایت دی کہ کسی پر خرچ، ہدیہ، یا احسان کرتے وقت یہ نیت نہ کرو کہ جس کو میں دے رہا ہوں کل وہ مجھے اس کے بدلے میں زیادہ دے گا۔ تم اس کا مطالبہ نہ زبان سے کرو اور نہ دل ہی میں اس کی خواہش و تمنا رکھو، بلکہ جو کچھ دینا ہو صرف اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے دو۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے تمہیں بہترین اجر و صلہ ملے گا اللہ تعالی ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق خرچ کرنے اور اخلاص کے ساتھ ہدیہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

قــرآن کا پیغــام (پارہ نمبر ۲۹ چوتھا پاؤ حصہ) سورہ قیامہ کی آیت نمبر: ۲۰، ۲۱ر سے یہ سبق ملا: انسان کی فطرت میں بڑی جلد بازی ہے: انسان کی فطرت میں بڑی جلد بازی ہے، اس لیے وہ دنیا کی چیزوں سے محبت اور اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کے وعدوں اور جنت کی نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔ وہ دنیا کی راحت و لذت اور نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر ایمان و عملِ صالح کو چھوڑ بیٹھتا ہے تو آخرت کی دائمی زندگی اور جنت کے عیش و راحت سے محروم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا عقل مند انسان وہ ہے جو دنیا کے مقابلے میں آخرت اور ختم ہونے والی نعمتوں کے مقابلے میں ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کو ترجیح دے۔

سورہ مرسلات کی آیت نمبر: ۲۹ تا ۴۰ر میں یہ خبر دی گئی: عذاب کو جھٹلانے والوں کا انجام دوزخ ہے: قیامت کے دن اللہ تعالی گنہگاروں کو حکم دے گا کہ آج تم جہنم کے اس عذاب میں داخل ہو جاؤ، جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے، اس دن دوزخ سے ایک دھواں نکل کر انہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا، اس میں سے بڑے بڑے محلوں جیسے انگارے نکل رہے ہوں گے، جن کی چھوٹی سی چنگاری بھی کالے اونٹوں جیسی ہوں گی۔ اس دن ان کو بولنے اور اپنی طرف سے عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور اللہ تعالی کے مقابلے میں کوئی تدبیر کام نہیں آئیگی، اس دن ان جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہوگی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳۰ پہلا پاؤ حصہ) سورۂ نبا کی آیت نمبر: ۶ تا ۱۶ میں یہ تعلیم دی گئی: قیامت کا آنا برحق ہے: مشرکین مکہ قیامت کے بارے میں طرح طرح کے سوالات، شکوک و شبہات اور آخرت کا انکار کیا کرتے تھے! اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان، بلند پہاڑ، دن رات، چاند سورج، نفع بخش بارش، غلے اور سبزیاں، گھنے باغات اور کائنات میں پھیلی ہوئی اپنی قدرت کی نشانیوں کو پیش کر کے ان کو بتایا کہ جب تم اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے تو اس عالم کو ایک مرتبہ ختم کر کے دوبارہ پیدا کرنا اس کے لیے کون سا مشکل کام ہے۔

سورۂ عبس کی آیت نمبر: ۳۴ تا ۳۷ سے یہ معلوم ہوا: قیامت کا دن بڑا ہولناک ہوگا: قیامت کا دن بڑا ہولناک ہوگا، ہر شخص کو اپنی نجات کی فکر پڑی ہوگی، دوست احباب اس خیال سے ایک دوسرے سے دور بھاگیں گے کہ کہیں مجھ سے اپنے حقوق یا نیکیوں کا مطالبہ نہ کرلے حتیٰ کہ ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی بھی ایک دوسرے سے دور بھاگیں گے۔ غرض اس دن اپنے اعمال کے سوا کوئی کسی کے کچھ کام نہیں آئے گا۔ اس لیے اس دن کی نجات و کامیابی کے لیے ہم کو زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے چاہئیں۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳۰ دوسرا پاؤ حصہ) سورۂ انشقاق کی آیت نمبر: ۷ تا ۱۲ میں یہ بات بتائی گئی: ہر اچھے برے اعمال کا بدلہ ملے گا: قیامت کے دن نیک لوگوں کو نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان سے آسان حساب لیا جائے گا، وہ خوشی خوشی اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے۔ اس کے برعکس جس کا نامۂ اعمال پشت کی جانب سے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو اعمال نامہ ملتے ہی اس کو اپنی ہلاکت و بربادی کا یقین ہوجائے گا اور جہنم کی دہکتی آگ میں داخل کردیا جائے گا۔

سورۂ طارق کی آیت نمبر: ۵، ۶ سے یہ سبق ملا: اجر و ثواب کی امید پر نیک اعمال کرنا چاہیے: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے اچھل کر نکلنے والے ناپاک قطرے سے پیدا کیا اور اس کو بہترین شکل و صورت، چلنے پھرنے کی قوت، اور غور و فکر کرنے کی صلاحیتوں سے نوازا۔ ان احسانات کا تقاضہ ہے کہ انسان توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان لائے اور اللہ کی قدرت کو تسلیم کرتے ہوئے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھے اور اجر و ثواب کی امید پر نیک اعمال کرتا رہے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳۰ تیسرا پاؤ حصہ) سورۂ فجر کی آیت نمبر: ۱۵، ۱۶ سے ہمیں یہ پیغام ملا: انسان کو اللہ تعالیٰ طرح طرح سے آزماتا ہے: اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندے کو نعمت دے کر شکر کے ذریعے آزماتا ہے اور کبھی سختی و پریشانی میں مبتلا کر کے صبر کے ذریعے آزماتا ہے، مگر انسان اپنی ناسمجھی و کم عقلی کی وجہ سے دنیا کی راحت و تکلیف ہی کو عزت و ذلت کا معیار سمجھتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں نہ دنیا کا عارضی عیش و آرام معزز و مقبول ہونے کی دلیل ہے اور نہ محض تنگی اور سختی مردود ہونے کی علامت ہے۔ اس لیے انسان کو کامیابی کے لیے نعمت و راحت میں شکر اور سختی و تنگی میں صبر کرنا چاہیے۔

سورۂ شمس کی آیت نمبر: ۸ تا ۱۰ سے یہ معلوم ہوا: کامیابی و ناکامی کا دار و مدار اللہ کی اطاعت پر ہے: اللہ تعالیٰ نے انسان کو خیر و شر اور اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے کے لیے عقل سلیم اور انبیائے کرام کی ہدایت اور خیر و شر کے دونوں راستوں کو اختیار کرنے کی قدرت عطا فرمائی۔ پھر جو شخص اپنے خالق و مالک کے حکموں پر چلتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے، تو یقینی طور پر دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔ اور جو شخص نفس کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کفر و شرک اور گناہوں میں مبتلا رہتا ہے تو یقیناً وہ دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اطاعت و عبادت اور نفس و شیطان کے مکر اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کا پیغام (پارہ نمبر ۳۰ چوتھا پاؤ حصہ) سورۂ قارعہ کی آیت نمبر: ۱ تا ۱۱ میں یہ بات بتائی گئی: حساب و کتاب کا دن بڑا سخت ہوگا: قیامت کا دن بڑا سخت اور ہولناک ہوگا، اس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح حیران و پریشان ہوں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح اڑتے پھریں گے، جس شخص کے اعمال کا وزن ایمان و اخلاص کی بنیاد پر بھاری ہوگا وہ بڑا خوش نصیب اور عیش و آرام کی زندگی کا مالک ہوگا اور جس شخص کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا تو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اس کا ٹھکانہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ کوثر کی آیت نمبر: ۱ میں یہ ہدایت دی گئی: دنیا و آخرت کی نعمتیں اللہ تعالیٰ دی ہوئی ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کو ہر قسم کی ظاہری و باطنی نعمتوں سے نوازا، چنانچہ دنیا میں آپ کو نبوت و رسالت اور امت کی ہدایت کے لیے قرآن عطا فرمایا، اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والی امت کو خیر امت کے لقب سے نوازا اور آخرت میں مقام محمود، شفاعت کا حق، اور قیامت کے دن امت کو سیراب کرنے کے لیے ایسا حوض کوثر عطا فرمایا جس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، جس کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے اور ان کی تعداد آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوگی، اور جس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور قیامت کے دن دست مبارک سے جام کوثر پینے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com